ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۵

نمبر ۲۲ | مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پیلے کی نسبت اگرچہ پیچش سے افاقہ ہے۔ مگر احباب حضور کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضور کے حرم ثانی کے چھوٹے صاحبزادہ کی صحت کمزور ہے۔ اس کی درازیٔ عمر۔ اور صحت و توانائی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

مقامی انصار اللہ کا تیرھواں تبلیغی وفد ۱۷ اگست میدانِ تبلیغ میں روانہ کیا گیا۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ضلع گورداسپور میں اپنے بقیہ تبلیغی دورہ کی تکمیل کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نکھو کے ضلع گورداسپور ایک مناظرہ کے لئے بھیجے گئے۔

ایک نہایت مخلص نو مسلم انگریز برادر شیخ عبد اللہ صاحب سکاٹ جو سکاٹ لینڈ کے رہنے والے ہیں۔ اور عراق میں ملازم تھے۔ تین ماہ قادیان رہنے کے بعد حیدرآباد تشریف لے گئے۔

سارے کشمیر میں "کشمیر ڈے" منایا گیا

۱۴ اگست سرینگر میں مکمل ہڑتال کی گئی

کئی دنوں سے ہندو اخبارات میں یہ شور مچایا جا رہا تھا۔ کہ ۱۴ اگست کشمیر ڈے کے موقعہ پر سرینگر میں مسلمانوں کی طرف سے فساد کا خطرہ ہے۔ چنانچہ "ملاپ" "۱۴ اگست میں کشمیر ڈے پر خطرہ" کے عنوان سے اس کے نامہ نگار نے سرینگر سے لکھا تھا:۔

"اس جگہ اب چودہ اگست تک جبکہ کشمیر ڈے منایا جاتا ہے۔ از حد خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ سازشی خوب تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور کئی قسم کی افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو اکسا رہے ہیں"

ریاستی حکام نے بھی تشدد اور جبر کا مظاہرہ کرنے میں سارا زور صرف کر دیا۔ اور وہ اس بات کے لئے بالکل تیار ہو بیٹھے۔ کہ کوئی موقعہ ہاتھ آئے تو مسلمانوں کو ۱۳۔ جولائی سے بھی بڑھ کر خونیں منظر دکھایا جائے۔ چنانچہ ۱۳ اگست کی شام کو ایک سرکاری اعلان دیواروں پر چسپاں کیا گیا۔ جس میں لکھا تھا۔ چند شوریدہ سر پھر فساد کرانا چاہتے ہیں۔ اور لوٹ مار پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے کرفیو آرڈر جاری کیا جاتا ہے۔ دیہاتوں میں ملٹری کے سپاہی بھیج دیئے گئے۔ تاکہ لوگوں کو ۱۴ اگست شہر میں آ کر نماز جمعہ پڑھنے سے روکیں۔ شہر بھر کو پولیس اور ملٹری کی چھاونی بنا دیا گیا۔ پٹرول پر قبضہ کر لیا گیا۔ لٹھ بند پولیس ہر جگہ کھڑی کر دی گئی۔ مسجد کے پاس بھی کئی لاریاں تیار رکھی گئیں۔ معمولی سی سوٹی لے کر بھی نکلنے کی ممانعت کر دی گئی۔ لیکن جب مسلمانوں نے کوئی ایسا موقعہ نہ دیا۔ کہ "تیار بہ تیار جنگی" اور

موسمی تعطیلات کے لئے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۵ اگست سے چھ ہفتہ کے لئے بند ہوئے۔ اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

پولیس والے ان کے خون بہا سکتے۔ تو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ ۱۴ راگست کشمیر ڈے سری نگر میں نہیں منایا گیا۔ چنانچہ ہندو اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام لے کر لکھا گیا۔ کہ انہوں نے ۱۴ راگست کشمیر ڈے منانے کی جو تحریک کی تھی۔ وُہ سری نگر میں بالکل ناکام رہی حتیٰ کہ مسلمانوں نے ہڑتال بھی نہ کی۔ اور اخبار "زمیندار" نے تو مسلمانانِ سری نگر کی اس وقت تک کی تمام قربانیوں اور جاں نثاریوں پر پانی پھیرتے ہُوئے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ گویا وُہ ریاست کے ظلم کے آگے ہتھیار ڈال چکے۔ اور مسلمانانِ ہند جو ان کی حمایت میں سرگرم عمل ہیں۔ ان سے متنفر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ۱۶ راگست کے پرچہ میں اس نے لکھا:-

"اگرچہ امام قادیان اور باہر کے کئی اصحاب کی طرف سے جلوس و جلسوں کی صورت میں آل انڈیا کشمیر ڈے منانے کی منظم کوششیں عمل میں لائی گئیں۔ تاہم کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوُا۔ بعض مسلمانوں نے جزوی ہڑتال منائی۔ مزید برآں بعض مسلمان ہندو دروازوں کے پیچھے سودا بیچتے رہے۔ رضاکار لوگوں کو دکانیں بند کرنے کی تلقین کر رہے تھے۔ لیکن چنداں جوش و خروش نہ تھا۔ بعض تجارتی نے الواقعہ پوچھ رہے تھے کہ آیا باہر کے لوگ انہیں سامانِ خور و نوش بہم پہونچائیں گے"!

یہ مسلمانانِ سری نگر کی ہمت اور حوصلہ پر نہایت ہی خطرناک حملہ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس جدوجہد کو نقصان پہونچانے کی شرمناک کوشش جو مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کے متعلق کی جا رہی ہے۔ لیکن "زمیندار" نے اس کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ اور ہندوؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے پر تل گیا۔

لیکن سری نگر سے ۱۴ راگست کے کشمیر ڈے کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ نہ صرف زمیندار اور دوسرے ہندو اخبارات کے بیانات کی پوری طرح تردید کرتی ہیں۔ بلکہ ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے کشمیر میں باوجود انتہائی تشدد اور جبر کا دور دورہ ہونے کے "کشمیر ڈے" نہایت کامیابی کے ساتھ منایا گیا اور خاص کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ اب یہ بات خود ہندو بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ ملاپ ۱۸۔ اگست میں اس کے سری نگر کے نامہ نگار کا جو مضمون شائع ہوُا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"شہر میں مسلمانوں کی طرف سے مکمل ہڑتال کی گئی ہے۔ اور سُنا ہے۔ کہ انہوں نے آج (۱۴ راگست) روزہ بھی رکھا ہے"۔

گویا ریاست کی طرف سے خوفزدہ کرنے کی تمام تیاریوں۔ ہر قسم کی جنگی نمائشوں اور سخت سے سخت جابرانہ سلوک کا نشانہ بننے کے باوجود مسلمانانِ کشمیر نے کشمیر ڈے منایا۔ مکمل ہڑتال کی اور ثابت کر دیا۔ کہ وُہ اپنے حقوق اور مطالبات حاصل کرنے کے لئے پوری طرح ثابت قدم ہیں۔ شاباش مسلمانانِ کشمیر۔

۱۴ اگست مُسلمانانِ جمّوں پر ریاست کا تشدد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جمّوں کے ۱۴ راگست کے حادثہ کے متعلق جو تار مہاراجہ صاحب کشمیر کو دیا تھا۔ اس کا جواب وزیر اعظم صاحب ریاست نے حسب ذیل دیا ہے:-

"ہز ہائی نس کو آپ نے جو تار دیا ہے۔ اس کے متعلق لکھا جاتا ہے۔ کہ جموں میں گولی چلانے کے متعلق آپ کی اطلاع بالکل بے بنیاد ہے۔ سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۴ راگست کا تمام دن امن سے گزر گیا۔ سوائے اس کے کہ ایک چھوٹا سا جلوس جو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہُوئے نکالا گیا تھا۔ اسے زیادہ طاقت استعمال کئے بغیر منتشر کر دیا گیا۔ جھوٹی خبروں کے ذریعہ سنسنی پیدا کرنے کا رجحان افسوسناک ہے"!

اگرچہ ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن میں وثوق کے ساتھ کہا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے ہجوم کے ایک حصّہ پر گولی چلائی گئی۔ اور بعض لوگوں کے زخموں میں سے چھرّے کے دانے بھی برآمد ہُوئے۔ لیکن حکومت نے چونکہ گولی چلانے کا کھلے طور پر [illegible] ہے کہ جمّوں کے ہندو جو ایک عرصہ [illegible] مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاریاں کر رہے حتیٰ کہ بم استعمال کرنے کی بھی کوشش کر چکے ہیں۔ ان میں بعض شریر الطبع لوگوں نے مسلمانوں پر بندوق چلا دی ہو۔ اس لئے ہم تسلیم کئے لیتے ہیں۔ کہ ریاست کی فوج یا پولیس نے ہجوم پر گولی نہیں چلائی ہوگی۔ بلکہ کوئی انفرادی واقعہ ہوُا ہوگا۔ لیکن باوجود اس کے نہتے۔ پُرامن اور ماتمی جلوس کو جس طریق سے منتشر کیا گیا۔ اور جسے وزیر اعظم ریاست نے اپنے تار میں کم از کم طاقت استعمال کرنا قرار دیا ہے۔ وُہ بھی بے رحمی اور دہشت کے لحاظ سے نہایت ہی قابل مذمت اور شرمناک ہے۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے ہجوم کو کم از کم طاقت استعمال کر کے منتشر کر دیا گیا۔ اگر فی الواقعہ وُہ ہجوم چھوٹا سا ہی تھا۔ تو پھر زخمیوں اور مجروحوں کی تعداد جو ساٹھ تک پہونچ چکی ہے۔ اور جن میں سے بہت سوں کے فوٹو بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ چھوٹے سے ہجوم کو کم از کم طاقت سے نہیں۔ بلکہ نہایت بیدردی اور وحشت سے جبر و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ علاوہ ازیں منتشر کرنے کا جو طریق اختیار کیا گیا۔ وہ گولی چلانے سے بھی زیادہ تکلیفدہ اور مصیبت ناک تھا۔ یعنی نیزوں کی انیوں اور بندوقوں کی سنگینوں سے چھوٹے بچوں اور مردوں کو چھیدا گیا۔ اور گھوڑوں کے پاؤں سے روندا گیا۔ یہ ہے وُہ کم از کم طاقت۔ جو بالفاظ وزیر اعظم صاحب ایک چھوٹے سے نہتے ہجوم کے متعلق ریاست کے جنگی سپاہیوں نے استعمال کی۔ اور جس کے باوجود کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۴ راگست کا دن جموں میں نہایت امن سے گزر گیا۔

علاوہ ازیں مسلمانوں کو بلا وجہ اور بلا قصور ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے جس بیدردی کے ساتھ جگہ بجگہ پیٹا گیا۔ اور جس میں عام ہندوؤں کی امداد بھی فوجیوں کے ساتھ شامل تھی۔ جو انہیں تازہ دم رکھنے کے لئے کھانے پینے کی چیزیں بازار مہیا کر رہے تھے۔ وُہ نہایت ہی اشتعال انگیز اور تکلیف دہ تھی۔ باوجود اس کے مسلمان نہایت پُرامن رہے (باقی کالم اوّل)

خطّۂ کشمیر کے مُسلمانوں کی حالت

ہم نشیں دیکھی ہیں تو نے سینکڑوں ارزانیاں
کر دیئے ہیں ظالموں نے سینکڑوں بچے یتیم
گائے کو جو مرتبہ حاصل ہے اس کے ساتھ ساتھ
مسجدوں کو بند کرنے کی ہے ٹھانی کول نے
پنڈتوں پر حکمراں کی مہربانی کی نہ پوچھ
ہندوؤں کی مُسلم آزاری کو رکھ پیش نظر
ڈوگروں کی بربریت کا بھی تو نظارہ کر

کاشمیری مُسلموں کے خوں کی ارزانی بھی دیکھ
وحشیوں کی صنفِ نازک پر ستم رانی بھی دیکھ
جمّوں و کشمیر میں تذلیل انسانی بھی دیکھ
ہے خدا سے جنگ کی جرأت یہ نادانی بھی دیکھ
اکثریت کی مگر واں خانہ ویرانی بھی دیکھ
ملّتِ بیضا کے اجزاء کی پریشانی بھی دیکھ
اور پھر اختر علیخاں کی مسلمانی بھی دیکھ

شاکر

بقیہ کالم ۲:- اور انہوں نے کوئی بات خلاف قانون نہ کی۔ فوجی طاقت سے انہیں مسجد میں جانے سے روک دیا گیا۔ اور پھر ہر طرح تنگ کیا گیا۔ ممکن سے ممکن تکلیف پہونچائی گئی۔ لیکن یہ سب کچھ برداشت کرتے ہُوئے انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مجوزہ قرار داد پاس کیں۔ اور ثابت کر دیا کہ ظلم و ستم کی آندھی میں بھی وُہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے اور مظالم ریاست کے خلاف آواز بلند کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

ہم مظلومین جمّوں اور ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہُوئے انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے ریاستی نیزوں اور سنگینوں کے مقابلہ میں قابل تعریف ہمت اور جرأت سے کام لیا۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ آئندہ بھی ہر حالت میں استقلال سے کام لیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۲ — قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۱ء — جلد ۱۹

قادیان میں کشمیر ڈے کے موقعہ پر عظیم الشان جلوس اور جلسہ

مظلومین کشمیر کی حمایت میں پُرجوش مظاہرہ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے فیصلہ کی تعمیل میں ۱۴ اگست کو قادیان میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر "کشمیر ڈے" منایا گیا۔ چونکہ اس تقریب میں شمولیت کے لئے ارد گرد کے دیہات سے بھی بکثرت لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھی گئی۔ نماز کے بعد جلوس کی تیاری کی گئی۔ اور ضروری انتظامات سے فارغ ہو کر چار بجے کے قریب باقاعدہ جلوس ترتیب دیا گیا۔ جو نہایت ہی شاندار اور پُرجوش تھا۔ اور اس شان کا جلوس آج تک قادیان میں کبھی نہیں نکلا۔ جلوس میں شامل ہونے والوں کی کم از کم تعداد کا اندازہ چھ ہزار لگایا گیا:

ترتیب جلوس

جلوس کی ترتیب یہ تھی۔ کہ سب سے آگے ایک بہت اونچا علَم ایک کابلی نوجوان اٹھائے ہوئے تھا۔ جس پر سرخ رنگ کا پھریرا لہرا رہا تھا۔ اور اللہ اکبر کے الفاظ اس پر لکھے تھے اسکے پیچھے ایک اور اتنا ہی اونچا جھنڈا تھا۔ جسے دو نوجوان تھامے ہوئے تھے۔ اس پر بھی اللہ اکبر لکھا تھا۔ ان کے پیچھے علیحدہ علیحدہ جتھے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کا علیحدہ جھنڈا اس کے آگے آگے تھا:

جلوس

ہائی سکول کی گراؤنڈ سے شروع ہو کر محلہ دارالفضل کے پاس سے گزرا۔ پھر دارالعلوم کی سڑک سے گزرتا ہوا محلہ دارالرحمت میں سے ہو کر قصبہ میں داخل ہوا۔ اور سارے قصبہ کا چکر لگاتا ہوا احمدیہ چوک میں پہنچا:

جلوس حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازیٔ طبع کے بنفس نفیس مسجد مبارک کی سیڑھیوں میں قریباً ایک گھنٹہ کھڑے ہو کر تمام جلوس کا معائنہ فرمایا۔ تمام جلوس اکتیس جتھوں پر مشتمل تھا جو پُرجوش اشعار پڑھتے اور نعرے لگاتے تھے۔ پہلے ایک شخص ایک مصرع پڑھتا۔ اور اس کے پیچھے سارا جتھا اسے دوہراتا:

جلوس میں چھوٹے بڑوں کی شمولیت

جلوس میں قادیان کے معززین اور اکابر و عمائدِ سلسلہ سے لے کر چھوٹے چھوٹے بچوں تک سب نے شمولیت اختیار کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نوجوان بچے بھی شامل تھے۔ پانچ پانچ چھ چھ سال کے بچے بھی مظلومین کشمیر کے مصائب سے بے قرار نظر آرہے تھے

جھنڈوں کے فقرات

جھنڈوں پر نہایت خوشخط اور جلی حروف میں "مظلومین کشمیر کی امداد کرو۔" "رنگ لائے گی تری یہ ظلم رانی ایک دن!" "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد زندہ باد!" "دیکھ کر حالِ مسلم کشمیر۔ عہدِ فرعون آگیا ہے یاد!" "اسلام زندہ ہوتا ہے۔ ہر کربلا کے بعد!" "مظالم کی اب انتہا ہوگئی!" "اٹھ سُتیا مسلم شیرا۔ گھر لٹیا ڈوگراں تیرا!" "والی سری نگر داتوں۔ وتّن دے غریباں نوں!" "کلمہ طیبہ!" "نحن انصار اللہ!" "نصر من اللہ وفتح قریب!" کے قطعے لکھے ہوئے تھے:

جلوس والوں کے نعرے

جلوس "مسلمانانِ کشمیر کی امداد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے!" "صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی زندہ باد!" "آل انڈیا کشمیر کمیٹی زندہ باد!" "اللہ اکبر!" "اسلام زندہ باد!" "مظلومان کشمیر زندہ باد!" کے نعرے نہایت جوش سے لگاتے تھے:

پُردرد اشعار

چلتے ہوئے اس قسم کے دردناک اشعار پڑھے جاتے تھے:۔

"سری نگر میں جو چلی گولیاں۔ گھڑی میں قیامت بپا ہوگئی!"

"مسلماں کو ڈِسمس کیا راج نے۔ تو ہندو کو پنشن عطا ہوگئی!"

"تسیں کیتا ظلم بھتیرا۔ ہن مُک گیا تیرا ڈیرا!"

"ڈاڈھا ظلم کمایا ظالم راجے نے۔ ناحق مار گنوایا ظالم راجے نے!"

چھوٹی جھنڈیاں

اہل جلوس کے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی رنگدار کاغذوں کی جھنڈیاں بھی تھیں۔ جن پر "گورنمنٹ برطانیہ اپنے فروخت کردہ غلاموں کو آزاد کرائے" "مظلومانِ کشمیر زندہ باد!" "اسلام زندہ باد!" وغیرہ جملے چھپے ہوئے تھے۔ نعرہ زنی کے وقت جھنڈیاں اوپر بلند کی جاتی تھیں:

غرض جلوس نہایت ہی شاندار تھا۔ اور ہر لحاظ سے قادیان کی تاریخ میں اسے بے نظیر کہا جا سکتا ہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا اپنے دل میں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے متعلق درد محسوس کرتا۔ اور اس کے اظہار کے لئے بے تاب نظر آتا تھا:

عظیم الشان جلسہ

جلوس مقررہ راستہ طے کرنے کے بعد سبزی منڈی کے قریب جا کر ختم ہوا۔ جہاں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلےٰ کے زیر صدارت عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے نے کی۔ سید یوسف شاہ صاحب کشمیری نے حالاتِ کشمیر کے متعلق ایک دردناک نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ و انگلستان نے تقریر کی۔ جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد مسلمانان کشمیر کی مظلومیت و بیکسی کا الم ناک نقشہ کھینچا۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح ان غریبوں سے بیگار لی جاتی ہے۔ اذان دینے کے متعلق ان پر اس قدر پابندیاں عائد ہیں۔ کہ وہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ بلند آواز سے اذان دینا شرعاً ناجائز ہے۔ ان پر گرانقدر ٹیکس لگائے جاتے ہیں:

جناب مفتی صاحب کے بعد حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ افریقہ نے مختصر سی تقریر کی جس میں کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کا ذکر کیا۔ نیز وہاں کی ڈوگرہ حکومت کے جابرانہ قوانین سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اور اس کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس کئے گئے

پہلا ریزولیوشن

سب سے پہلے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ "چونکہ حکومت کشمیر نے ہندوستان کے معزز ترین مسلمانوں کے وفد کو نہ تو موجودہ شکایات کی تحقیقات کے لیے کشمیر آنے کی اجازت دی ہے۔ اور نہ مہاراجہ صاحب سے اس بارے میں ملاقات کا موقعہ دیا ہے اس لئے مسلمانانِ ہند یقین کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کے بیکس مسلمانوں کو ۱۳۔جولائی کے خونچکاں حادثہ سے لے کر اس وقت تک نہایت شدید اور ظالمانہ مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چونکہ اس سے مسلمانانِ ہند میں بے حد جوش پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے مسلمانانِ قادیان حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ تمام شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کرے۔ اسی سلسلہ میں جموں میں قرآن کریم کی توہین۔ اور خطبہ عید کے روکے جانے کی بھی تحقیقات کرائی جائے۔ کیونکہ مسلمان اسے اپنے مذہب میں مداخلت اور توہین یقین کرتے ہیں۔ اور ریاست نے

اس کے متعلق جو تحقیقات کی ہے، اسے جانبدارانہ اور ناکافی سمجھتے ہیں جب تک حکومتِ برطانیہ ایسا کمیشن مقرر نہ کرے گی مسلمانانِ ہند قطعاً مطمئن نہ ہونگے۔

دُوسرا ریزولیوشن

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔

چونکہ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کی جاتی ہے حتےٰ کہ اگر کوئی غیر مسلم برضا و رغبت خود مسلمان ہونا چاہے تو اس کے لئے سخت مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ اور مسلمان ہوجانے پر اُس کی بیوی بچے اُس سے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانان قادیان کا یہ جلسہ ریاست سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس قسم کی تمام پابندیاں دُور کر دی جائیں۔ اور مسلمانوں کو پُوری مذہبی آزادی دی جائے۔

تیسرا ریزولیوشن

تیسرا ریزولیوشن مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل نے پیش کیا۔ جو حسبِ ذیل ہے:۔

مسلمانانِ کشمیر کو اپنی مذہبی۔ علمی۔ اقتصادی اور تمدنی ترقی کے لئے انجمنیں بنانے کی اجازت نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ روز بروز بےکسی اور بےبسی کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ یہ جلسہ حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وُہ مسلمانانِ کشمیر کو ہر قسم کی انجمنیں بنانے کی پوری آزادی دے۔

چوتھا ریزولیوشن

چوتھا ریزولیوشن شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے پیش کیا۔

ریاست کشمیر میں اخبار نکالنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ موجودہ زمانہ میں یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ جو رعایا پر روا رکھا جا رہا ہے۔ مسلمانانِ قادیان کا یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس بارے میں اُسی طرح آزادی دی جائے۔ جس طرح انگریزی علاقہ میں ہے۔

پانچواں ریزولیوشن

قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی نے حسبِ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

ریاست کشمیر میں جلسے منعقد کرکے تقریریں کرنے کی بھی آزادی نہیں یہ بھی موجودہ روشنی کے زمانہ میں سخت جابرانہ طریقِ عمل ہے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس پابندی کو فوراً دُور کر دیا جائے۔

چھٹا ریزولیوشن

چھٹا ریزولیوشن چودھری غلام احمد صاحب ایم اے نے پیش کیا:۔

علاقہ کشمیر کے زمینداروں کو حکومت کشمیر نے جن مالکانہ حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ ان کے متعلق یہ جلسہ نہایت ہی پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہاں کے زمینداروں کے مالکانہ حقوق پنجاب کے مطابق ہونے چاہئیں۔

ساتواں ریزولیوشن

اس کے بعد ماسٹر محمد طفیل خان صاحب نے حسبِ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

کشمیر کی ۹۵ فیصدی آبادی کو سرکاری ملازمتوں میں زیادہ سے زیادہ تین فیصدی حصّہ دے کر ریاست ایسی بےانصافی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ جسے مسلمان اب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مسلمانان قادیان کا یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کو ملازمتوں میں تناسب آبادی کے لحاظ سے پچانوے فیصدی حصہ دیا جائے۔

آٹھواں ریزولیوشن

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال نے یہ ریزولیوشن پیش کیا:۔

چونکہ مسلمانوں کو جائز طور پر ریاست کے معاملات میں مشورہ دینے کا موقعہ حاصل نہیں۔ اور نہ مہاراجہ صاحب تک اُن کی آواز پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایک قانون ساز مجلس قائم کی جائے۔ جس میں مسلمانوں کی آبادی کے لحاظ سے نمائندے لئے جائیں۔

نواں ریزولیوشن

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ

چونکہ صُوبہ کشمیر زبان و تاریخ و تمدن و مذہب کے لحاظ سے جموں سے بالکل علیحدہ ہے۔ اس لئے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کشمیر کے لئے علیحدہ وزارت ہو۔ جو براہ راست مہاراجہ صاحب کے ساتھ کام کرے اور اس میں کشمیر کی مسلمان آبادی کے لحاظ سے مسلمان وزراء لئے جائیں۔

دسواں ریزولیوشن

چونکہ دورانِ جلوس میں ہی جموں پولیس کی دہشت اور بربریت کی اطلاع مل چکی تھی۔ اس لئے صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔

جموں میں ۱۴ اگست کے پُرامن جلوس پر ڈوگرہ پولیس و فوج کے وحشیانہ حملہ اور سنگینوں سے لوگوں کو زخمی کرنے اور مساجد پر فوج کا قبضہ ہو جانے کی خبر جو ابھی بذریعہ تار پہونچی ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ متعدد مسلمان معہ بچوں کے زخمی اور ایک فوت ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق یہ جلسہ بے حد غم و الم کا اظہار کرتا اور ظالم حکام کے جابرانہ رویہ کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا اور مظلومین سے پوری ہمدردی اور امداد دینے کا اظہار کرتا ہے۔

گیارھواں ریزولیوشن

سب سے آخر صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے نے تجویز کیا۔ کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر صُوبہ۔ مہاراجہ صاحب کشمیر۔ پریس اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھیجی جائیں۔

چندہ کی تحریک

ریزولیوشنز کے بعد مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال نے ایک بامَوقعہ تقریر کے ساتھ مظلومانِ کشمیر کی امداد کے لئے چندہ کی اپیل کی جس پر نقد اور وعدوں کی صُورت میں چندہ جمع ہُوا اور دُعا کے بعد آٹھ بجے کے قریب جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہُوا۔

قادیان کی خواتین کا جلسہ

۱۴ اگست صبح دس بجے مستورات قادیان کا جلسہ منعقد ہُوا۔ صدر جلسہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو سارہ ورد صاحبہ نے کی۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب کی دُختران امۃ الرحیم و بُشریٰ نے مظلومانِ کشمیر کے متعلق نظم پڑھی۔ جو کہ بہت دردناک تھی۔

اس کے بعد استانی مریم بیگم صاحبہ نے حالات کشمیر کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سُنایا۔ پھر مبارکہ محمودہ صاحبہ اور امۃ السلام بیگم صاحبہ نے اپنے اپنے مضمون پڑھے۔ اس کے بعد استانی سکینۃ النساء صاحبہ کا مضمون سعیدہ رشید نے پڑھا۔ اور محمودہ خاتون صاحبہ نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ تمام مضامین کشمیر کے حالات کا آئینہ تھے۔ اور مظلومین سے پوری ہمدردی کے مظہر تھے۔

اس کے بعد امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ٹریکٹ حالات کشمیر کے متعلق سنایا۔ ازاں بعد وُہ تمام ریزولیوشنز جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے تجویز کئے ہیں۔ باتفاق آراء پاس کئے گئے ایک ریزولیوشن یہ بھی تھا۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی کے متعلق ایک تار لیڈی ولنگڈن وائسرائے ہند کو بھیجا جائے۔

آخر میں عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ نے اخبار الفضل میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ پڑھ کر سنائی جس پر مستورات نے اسی وقت قریباً پچاس روپیہ نقد اور کچھ نقرئی و طلائی زیورات جمع کر دیئے۔ اور بہت نے وعدے بھی لکھوائے۔

مولانا شفیع داؤدی کا مکتوب

بنام

سکرٹری صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی

صُوبہ بہار میں ”کشمیر ڈے“ ہر جگہ منایا گیا

مولانا اپنے خط مورخہ ۱۵ اگست میں پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ صوبہ بہار میں ”کشمیر ڈے“ قریب قریب ہر جگہ منایا گیا۔ صدر مقام پٹنہ میں جلسہ و جلوس بہت کامیاب رہا۔ صُوبہ بہار کی رپورٹیں اخبار اتحاد پٹنہ میں شائع ہوتی رہیں گی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر کشمیر ڈے کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانان کشمیر کی حمایت میں پُر جوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

مولانا عبدالرحیم صاحب درد سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان کے نام ہندوستان کے تمام اطراف سے ۱۴ اگست کا "کشمیر ڈے" نہایت شاندار طور پر منائے جانے کے متعلق بکثرت اطلاعات بذریعہ تار و ڈاک موصول ہو رہی ہیں۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

علماء دارالعلوم کی پر زور تقریریں

دیوبند ۱۵ اگست۔ مولانا محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی زیر صدارت قریباً اڑھائی ہزار مسلمان حاضر تھے۔ تین علماء یعنی مولانا طیب۔ مولانا حسین احمد اور مولانا میرک شاہ نے مؤثر تقریریں کیں۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ پرنسپل صاحب دارالعلوم نے جو تقریر کی وہ خاص طور پر اہم تھی ؛

سید احمد سیکرٹری کشمیر کمیٹی دیوبند

جہلم میں شاندار جلوس اور جلسہ

جہلم ۱۵ اگست۔ کل جلسہ ہوا۔ حاضری دو ہزار تھی۔ جلوس شاندار تھا۔ مفصل کارروائی بھیجی جا رہی ہے۔

محمد بشیر پلیڈر

مسلمانانِ گورداسپور کا شاندار جلسہ

گورداسپور ۱۵ اگست۔ ہر طبقہ کے مسلمانوں کا زبردست جلسہ ہوا۔ ارد گرد کے دیہات کے لوگ بھی شامل تھے۔ سرینگر کے حکام کی کشمیر کے بے بس مسلمانوں پر آتشباری اور دیگر سختیوں کی مذمت کی گئی۔ اور مسلمانوں کے مطالبات کی تائید اور ستم رسیدہ خاندانوں سے ہمدردی کے ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے ؛

(عبد الحق بیرسٹر سیکرٹری انجمن اسلامیہ)

لاہور میں بہت بڑا پُر جوش جلوس اور عظیم الشان جلسہ

صدر جلسہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا تار

لاہور ۱۵ اگست۔ "کشمیر ڈے" منایا گیا۔ بہت بڑا پر جوش جلوس نکلا۔ جس کے بعد مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ بیحد جوش پایا جاتا تھا۔ متفقہ طور پر ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جن میں ریاست کشمیر کی بدانتظامی اور سرینگر و جموں میں تازہ مظالم کی مذمت کی گئی اور اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا ؛

محمد اقبال صدر جلسہ

بھاگلپور میں کامیابی سے کشمیر ڈے منایا گیا

بھاگلپور ۱۵ اگست۔ یوم کشمیر کامیابی سے منایا گیا ؛

عبد الماجد

سیالکوٹ میں پچاس ہزار مسلمانوں کا جلوس

سیالکوٹ ۱۴ اگست۔ کشمیر ڈے منایا گیا۔ پچاس ہزار مسلمانوں کا جلوس شہر میں نکلا۔ جلسہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق کارروائی کی گئی۔ تفصیلات بھیجی جا رہی ہیں ؛

سیکرٹری کشمیر کمیٹی سیالکوٹ

سرگودہا میں کامیاب جلسہ

سرگودہا ۱۵ اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ جلوس نکالا گیا۔ نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛

احمد دین سیکرٹری انجمن کشمیریاں

رنگون میں جلسہ

رنگون ۱۴ اگست کشمیری مسلمانوں کے متعلق متفقہ طور پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ تفصیلات بھیج رہا ہوں۔ کشفی شاہ

کلکتہ میں عظیم الشان جلوس

سر سہروردی کی صدارت میں جلسہ

کلکتہ ۱۴ اگست۔ یوم کشمیر کا جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ ساتھ جلوس سیاہ جھنڈوں کے ساتھ نکالے گئے۔ تیس ہزار سے زیادہ مسلمان شامل ہوئے۔ سر سہروردی صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولانا عبد الرؤف صاحب۔ شہید سہروردی صاحب۔ عبد الحلیم صاحب غزنوی۔ ایڈیٹر صاحب عصر جدید۔ اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ متقدر مسلمان جن میں پرنس اکرم حسین بھی شامل تھے۔ موجود تھے۔ آل انڈیا مسلم کشمیر کمیٹی کے تمام ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛

ابو طاہر

جھنگ میں جلسہ

جھنگ ۱۴ اگست۔ زبردست جلوس اور جلسہ ترتیب دیا گیا۔ ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛ گل محمد

شاہجہانپور میں جلسہ

شاہ جہان پور ۱۴ اگست آج یہاں "کشمیر ڈے" منایا گیا تفصیلات بھیجی جا رہی ہیں ؛ سیکرٹری

بمبئی میں شاندار مظاہرہ

مولانا شوکت علی صاحب کی شمولیت

بمبئی ۱۴ اگست کشمیر کے سلسلہ میں شاندار مظاہرہ ہوا مسلمانوں کا جلوس بے نظیر تھا جس میں ایک ہزار کے قریب والنٹیر بینڈ باجوں کے ساتھ شامل تھے۔ ایس پلینیڈ میدان میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مولانا شوکت علی نے خاص طور پر حصہ لیا ؛ عبد الغنی

لائل پور میں دس ہزار مسلمانوں کا اجتماع

لائل پور ۱۵ اگست دس ہزار مسلمانوں نے دلی جوش کے ساتھ کشمیر ڈے منایا اور جلوس نکالا۔ جس کے بعد جلسہ ہوا اہم ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ تفصیلات بھیجی جا رہی ہیں۔ نجیب اللہ

گڑھ شنکر میں جلسہ

گڑھ شنکر ۱۵ اگست۔ یہاں چودہ تاریخ مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ افسوسناک واقعات کے متعلق بہت ایجی ٹیشن تھی ؛

سیکرٹری مجلس احرار

ڈیرہ غازی خاں میں شاندار جلسہ

ڈیرہ غازی خاں ۱۵ اگست کامیابی کے ساتھ یوم کشمیر منایا گیا۔ صبح کے وقت پرجوش جلوس نکالا گیا۔ اور پچھلے پہر جلسہ کیا گیا تمام ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے ؛

عبد الرزاق سیکرٹری کشمیر کمیٹی

جڑانوالہ میں جلسہ

جڑانوالہ ۱۵ اگست۔ چودہری مہتاب دین میونسپل کمشنر کے زیر صدارت کل جڑانوالہ میں قریباً ایک ہزار مسلمانوں کا جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ اور مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ مقتولین کے ورثاء سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ کامل مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ غرضیکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ تمام ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ نقول وائسرائے۔ گورنر۔ مہاراجہ کشمیر اور مسلم اخبارات کو بھیجی جا رہی ہیں ؛

چودہری مہتاب دین صدر جلسہ

کالی کٹ (مالابار) میں جلسہ

کالی کٹ ۱۵ اگست۔ سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن مالابار کے زیر اہتمام ٹاؤن ہال میں پبلک جلسہ ہوا۔ مسٹر کے پوکر ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ تھے۔ کشمیر گورنمنٹ کی ظالمانہ پالیسی کے خلاف پرزور ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ لیکچراروں نے مظلومین کشمیر سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو متحد ہونے کی تلقین کی ؛

بی۔ عبد اللہ

مسوری میں عظیم الشان جلسہ

مسوری ۵ ار اگست ـ اگذشتہ شب مسلمانانِ مسوری کا ایک عظیم الشان جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ کنور حاجی اسمٰعیل علی خان صاحب صدر تھے۔ کئی تقریریں ہوئیں۔ جن میں مسلمانان کشمیر کی مذہبی۔ سیاسی۔ اور اقتصادی پستی کا پورا پورا نقشہ کھینچا گیا۔ اور حاضرین سے پرزور اپیل کی گئی۔ کہ اپنے کشمیری مسلم بھائیوں کی امداد کے لئے ٹھوس کام کریں۔ اور وہاں کے مصیبت زدگان کی امداد نیز پراپیگنڈہ کے لئے فراخ دلی سے چندہ دیں۔ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ جن میں کشمیر گورنمنٹ کی بربریت کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ توہین قرآن مساجد اور دیگر مقدس مقامات کی بے حرمتی مسلمانوں کا قتل۔ تحقیقاتی اطبی وفد کی ممانعت تمام کی مذمت کی گئی۔ اور گورنمنٹ ہند سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ مداخلت کرے اور ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرائے نیز کشمیر گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کو آزادی رائے کا حق اور انجمنیں بنانے۔ جلسے کرنے اور اخبارات جاری کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور کونسل و ملازمتوں میں مسلمانوں کو ستر فی صدی نیابت دی جائے۔ کشمیر کے لئے علیحدہ وزارت مرتب کی جائے۔ مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ جابرانہ قوانین منسوخ کئے جائیں۔ جیسے نو مسلم کی جائداد کی ضبطی وغیرہ وغیرہ

آخر میں اعلان کیا گیا۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر جب بھی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے حکم ہو۔ کشمیری مسلمانوں کی امداد کے لئے والنٹیرز کے جتھے وغیرہ بھیجنے میں مسوری کے مسلمان کسی اور جگہ کے مسلمانوں سے پیچھے نہ رہیں گے۔ لوکل کشمیر کمیٹی کو والنٹیر بننے لئے کئی لوگوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ اللہ اکبر کے نعروں میں جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ارشاد علی خان سیکرٹری لوکل کشمیر کمیٹی

اروال میں جلسہ

اروال ۵ ار اگست ـ کل کشمیر ڈے کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کثیر تعداد میں شریک ہوئے مولوی شاہ ایم۔ ڈی۔ شمر اور اختر احمد صاحبان نے کشمیری مسلمانوں کے حالات پوری وضاحت سے بیان کئے۔ متفقہ طور پر ریزولیوشنز اس مضمون کے پاس کئے گئے۔ یہ جلسہ مسلمانان کشمیر کے جملہ حقوق کی تائید کرتا ہے۔ حکام کشمیر کی بربریت کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ سے تحقیقاتی کمیشن بھیجنے کی درخواست کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ کشمیر ایجی ٹیشن کو ہندو مسلم اختلافات سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

شاہی۔ ایم۔ ڈی۔ توحید

رنگ پور (بنگال) میں جلسہ

رنگ پور ۱۵ ار اگست ـ ۱۴ ار اگست یہاں کے مسلمانوں نے کشمیر ڈے منایا۔ زبردست جلسہ ہوا۔ مسلم رعایا پر کشمیر گورنمنٹ کے خلاف انسانیت حملوں کی مذمت کی گئی۔ اور مصیبت زدگان سے دلی ہمدردی کا اظہار

کیا گیا۔ پریذیڈنٹ محمڈن ایسوسی ایشن

کٹک میں جلسہ

کٹک ۵ ار اگست یہاں کے احمدیوں نے ایک جلسہ کر کے کشمیر گورنمنٹ کی مسلمانوں کے لئے نقصان رساں روش کی پرزور مذمت کی تفصیلات ارسال ہیں۔ سیکرٹری

بالاسور میں جلسہ

بالاسور ۵ ار اگست ـ جلسہ کر کے مسلمانوں نے کشمیر ڈے منایا کشمیر کے مسلمانوں پر تشدد کی متفقہ طور پر مذمت کی گئی۔ اور حکام سے انصاف کی استدعا کی گئی۔ تنظیم کمیٹی

دیولالی میں جلسہ

دیولالی ـ کشمیر گورنمنٹ کے مسلمانوں پر تشدد کے خلاف پروٹسٹ کے لئے ۱۴ ار اگست کو جلسہ کیا گیا۔ تفصیلات بعد میں ارسال کی جارہی ہیں

حاجی فقیر محمد سیکرٹری انجمن نصرت اسلام

مانسہرہ میں مکمل ہڑتال کی گئی

مانسہرہ ۱۴ ار اگست ـ یہاں کشمیر ڈے پر مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی ـ زمان شاہ

کرنال میں جلسہ

کرنال ـ ۱۴ ار اگست ـ مسلمانوں کے ایک جلسہ عام میں کشمیر کمیٹی بنائی گئی ؛

پائل ریاست پٹیالہ میں جلسہ

۱۴ ار اگست جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے لوگ شامل تھے۔ اور حکومت کشمیر کے مظالم کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ ہوشیار پور کے ایک مولوی صاحب نے ایک دردانگیز تقریر کی۔ تمام مسلمانوں نے کشمیر کے مسلمانوں سے سچی ہمدردی کا اظہار کیا۔ خاکسار شاہ دین

شاہ آباد (ضلع کرنال) میں جلسہ

۱۴ ار اگست۔ شاہ آباد (ضلع کرنال) میں کشمیر ڈے خوب شان و شوکت سے منایا گیا پہلے بہت بڑے مجمع نے جلوس کی شکل میں تمام شہر کا گشت لگایا۔ پھر جامع مسجد میں نماز جمعہ سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا۔ جلسہ گاہ میں پہنچا۔ ۲ بجے جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب مولوی شیخ محمد حسن صاحب شروع ہوئی۔ منشی مقبول احمد صاحب نے تقریر کی جس میں مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کی داستان سنائی اس کے بعد باتفاق آراء ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛

خاکسار رحیم اللہ از شاہ آباد

پانی پت میں عظیم الشان جلسہ

۱۴ ار اگست ـ جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولانا قاری عبد الحلیم صاحب انصاری خطیب جامع مسجد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد ۲ ہزار سے زیادہ تھی۔ بالاتفاق آراء یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ یہ جلسہ مہاراجہ صاحب کشمیر کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر بچانوے فیصدی مسلمانوں کی دادرسی نہ کی گئی۔ تو مسلمانان ہند میں سخت اضطراب پھیل جائیگا مسلمانوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر کو ان کے تمام حقوق مل جانے چاہئیں۔ اس ریزولیوشن کی نقل وائسرائے۔ گورنر پنجاب۔ مہاراجہ کشمیر اور مسلم اخبارات کو ارسال کر دی گئی۔

خاکسار محمد حمید عثمانی

کلانور (ضلع گورداسپور)

۱۴ ار اگست ـ ملک غلام فرید صاحب کی کوشش سے مسلمانان کلانور اور مضافات کا ایک جلوس نکالا گیا۔ تعداد چھ سو کے قریب تھی۔ آگے سیاہ جھنڈا تھا۔ اور پیچھے پنجابی اشعار کشمیر کے مظالم کے متعلق پڑھے جاتے تھے۔ جلسہ اڑھائی بجے شروع ہوا۔ حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ پریذیڈنٹ حافظ حمید الدین صاحب تھے۔ مولوی عبد الغفور خان صاحب نے مظالم کشمیر کے متعلق ایک موثر تقریر کی بعد ازاں باتفاق آراء ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ مرزا مبارک بیگ

بھلینی (ضلع شیخوپورہ)

۱۴ ار اگست کشمیر ڈے منایا گیا۔ اور جلوس بھی نکالا گیا۔ جلسہ زیر صدارت چوہدری نجم الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں شیخ محمد انور صاحب اور مستری محمد دین صاحب نے تقریریں کیں بعدہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛

محمد عبد المجید سیکرٹری

کاہنوان (ضلع گورداسپور)

کشمیر ڈے کے سلسلہ میں ۱۴ ار اگست مسلمانان کاہنوان اور مضافات کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حکیم غلام محمد صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ کشمیر کے حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور باتفاق آراء مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ خاکسار محمد عبد اللہ

ہوشیار پور میں جلسہ

۱۴ ار اگست بوقت نو بجے شب ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ باوجود سخت گرمی کے حاضرین کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی جلسہ زیر صدارت جناب خان فضل محمد خان صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ شروع ہوا۔ مولوی اللہ دین صاحب۔ مولوی محمد شریف صاحب اور مولوی سید عبد الحی صاحب نے تقریریں کیں۔ اور ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ سید بشیر احمد

لنگے پور (ضلع سیالکوٹ) میں جلسہ

۱۴ ار اگست بصدارت جناب چوہدری نبی بخش صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تمام مسلمان شریک تھے۔ نواحی دیہات کے لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ حاضرین نے متفقہ طور پر مظالم کشمیر کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے۔ جن کی نقول وائسرائے۔ گورنر پنجاب۔ مہاراجہ کشمیر۔ اور پریس کو بھیجی گئیں۔ مستری روشن الدین سیکرٹری

تلونڈی جھنگلاں (ضلع گورداسپور) میں جلسہ

۱۴ ار اگست یوم کشمیر منایا گیا۔ پہلے جلوس نکلا جس نے تمام گاؤں کا چکر لگایا۔ پھر زیر صدارت مولوی رحیم بخش صاحب جلسہ شروع ہوا۔ ماسٹر برکت علی صاحب نے نظم پڑھی منشی محمد الدین صاحب نے حالات کشمیر پر تقریر کی۔ بعد ازاں متفقہ طور پر ریزولیوشنز پاس کئے گئے

(خاکسار مولا بخش)

مسلمانان امرتسر کے جلسے

۱۴ راگست۔ امرتسر میں کشمیر ڈے منایا گیا۔ شہر میں دو جگہ جلسے منعقد ہوئے۔ ایک مجلیٹھ منڈی کے قریب مسجد میں اور دوسرا مجلس احرار الاسلام کے زیر اہتمام مسجد خیر الدین واقعہ ہال بازار میں زیر صدارت مولوی عبد السلام صاحب ہمدانی منعقد ہوا۔ صدر کی تقریر کے بعد حکیم احمد حسن۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ پھر غازی عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہم بحیثیت انسان مسلمانان کشمیر کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کشمیر میں کشمیریوں کا راج ہو۔ اگر مہاراجہ ہری سنگھ راج کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے مسلمانوں کے مطالبات کے آگے جھک جانا چاہیئے۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ کوئی ایسا فعل نہ کریں۔ جس سے ہندو مسلم سوال پیدا ہو کر فساد ہو جائے۔ یہ بھی کہا۔ کہ مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ اکالیوں کا کشمیر میں جتھے بھیجنے کا کیا مطلب ہے۔ مقرر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آج مجھے معلوم ہو جائے۔ کہ کوئی مسلمان والئے ریاست ہندوؤں کو تنگ کر رہا ہے۔ اور یہاں کے ہندو اس کے خلاف جتھے بھیجیں گے۔ تو میں سب سے پہلے ان کے ساتھ جاؤنگا۔ میں ہندوؤں سے کہتا ہوں۔ کہ اس قدر ناانصافی سے کام نہ لیں۔ تاکہ ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ دور نہ ہو جائے۔ جب تک ہم آپس میں مل کر رہنا اور سلوک کرنا نہ سیکھیں گے۔ آزادی نہیں لے سکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلیانوالہ باغ میں ہندو مسلمانوں اور سکھوں کا مشترکہ جلسہ کشمیر کے لئے ہو۔ آخر میں آپ نے کہا۔ ایک آزاد تحقیقاتی کمیٹی مجلس احرار کی طرف سے کشمیر میں بھیجی جانی چاہیئے۔ اور اگر مہاراجہ صاحب اسے ریاست میں داخل نہ ہونے دیں۔ تو پھر جتھے بھیجنے چاہئیں ۔ (نامہ نگار)

سیالکوٹ میں کشمیر ڈے

کے پرجوش مظاہرہ کی مفصل رپورٹ

کل بروز جمعہ مورخہ ۱۴ راگست کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ہدایات کے مطابق زیر اہتمام کشمیر کمیٹی سیالکوٹ یوم کشمیر منایا گیا۔ مسلمانان سیالکوٹ نے تمام دن مکمل ہڑتال کر کے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مسلمانان سیالکوٹ شاہ جانن کے میدان میں جمع ہونے شروع ہوئے مضافات سے بھی مسلمانوں نے ہزار ہا کی تعداد میں شمولیت کی اس جگہ خاکسار نے مجمل طور پر ریاست جموں وکشمیر کے خونچکاں واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور حاضرین سے پرزور استدعا کی۔ کہ وہ صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور جلوس میں ضبط نظام قائم رکھیں۔ اس کے بعد مولوی عصمت اللہ صاحب مبلغ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے جن کی ملی خدمات قابل صد ستائش ہیں۔ ایک پرجوش تقریر میں کشمیر کے زہرہ گداز مظالم کو بے نقاب کیا۔ اور مسلمانوں کو دعوت عمل دیتے ہوئے یہ ہدایت کی۔ کہ جلوس نہایت پرامن طریقہ سے بازاروں میں گشت کرے۔ انہوں نے اس امر کی تشریح کی۔ کہ ہمارا مذہب کسی کو ستانا نہیں۔ بلکہ تکالیف کو برداشت کر کے صداقت پر ہر حالت میں قائم رہنا ہے۔ ازاں بعد ماسٹر محمد اکرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ نے ایک مختصر سی تقریر میں حاضرین کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔

ساڑھے تین بجے کے قریب ۵-۶۰۰۰ ہزار مسلمان جلوس کی شکل میں شاہ جانن کے میدان سے روانہ ہوئے اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ گرمی سخت شدت کی تھی۔ مگر مسلمانوں نے گرمی کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور ننگے سر نہایت پرامن طریقہ سے شہر کے بازار میں چکر کاٹا۔ جلوس میں انتہائی جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ اور فضا اللہ اکبر اسلام زندہ باد ڈوگرہ راج برباد۔ مظلومان کشمیر زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی۔ مسلمانوں کے ضبط و نظم اور صبر و استقلال نے اسلاف کی شاندار روایات کو زندہ کر کے دکھایا۔ شہر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ شاہ جانن سے ایک عدیم النظیر ماتمی جلوس مرتب کیا گیا۔ جلوس میں ہر فرد ننگے سر گلے میں سیاہ رومال ڈالے۔ بازو پر ماتمی بلے لگائے ماتم کناں تھا۔ آج شہر کا ہر مسلمان ماتمی تعزیت میں شریک تھا۔ یہاں تک کہ تماشائی بھی ننگے سر اور سیاہ نشان لگائے خاموش محو نظارہ تھے۔ جلوس کے آگے آگے محمد علی رجمنٹ کے باوردی رضا کار سیاہ جھنڈے لئے برہنہ سر بازوؤں پر سیاہ بلے لگائے مظلومین کشمیر کی یاد میں دلگداز مرثیے پڑھ رہے تھے۔ محمد علی رجمنٹ کے بعد سینکڑوں پارٹیاں اپنے اپنے علم لئے طرح طرح کے نعرے لگاتی ماتم کرتی آ رہی تھیں۔ شیعہ بھائی اپنے مخصوص انداز میں ماتم کناں تھے۔ شہر مظلومین کشمیر زندہ باد۔ ڈوگرہ راج برباد ہری کرشن کول مرگیا۔ چاتل مردہ باد۔ جنک سنگھ مرگیا۔ اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ ہزاروں مسلم خواتین جو مکانوں کی چھتوں پر سخت دھوپ میں بیٹھی تھیں۔ برابر اس آہ و بکا میں شریک تھیں۔ کاش مہاراجہ بہادر اس نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ مسلمانوں کے دل کس قدر زخم کھائے ہوئے ہیں۔ جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں ماتم کرتا ہوا سبزی منڈی میں جا کر ختم ہوا۔ جہاں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت آغا غلام حیدر صاحب میونسپل کمشنر سیالکوٹ منعقد ہوا۔ حاضرین کو کشمیر کے حالات سے واضح طور پر آگاہ کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں خواجہ حاکم دین صاحب میونسپل کمشنر نے انکی تائید کی۔ اور باتفاق رائے پاس ہوئیں

(۱) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ جموں میں قرآن کریم کی توہین اور خطبہ پر پابندی عائد کرنے اور سرینگر میں نہتے اور پرامن مسلمانوں پر گولی چلانے کے انسانیت سوز واقعات پر سخت غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت برطانیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ صورت حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے فوراً ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن کا تقرر کرے جو ان خونچکاں اور سفاکانہ واقعات کی تحقیقات کرے جو سرزمین کشمیر میں ظہور میں آئے ہیں نیز مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ گورنمنٹ برطانیہ سے اس امر کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ہندوستانی بیرسٹروں کو سرینگر کے مقدمات کے متعلق پیروی کرنے کی اجازت دے۔ بعدہ مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں

(۲) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ کشمیر کے ان اسلام کش قوانین کو جنکی رو سے غیر مسلم کے اسلام لانے پر اس کی جائداد ضبط کر لی جاتی ہے۔ اور اسکے بیوی بچے چھین لئے جاتے ہیں انتہائی نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے اور حکومت کشمیر سے انکی فوری منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے محرک مولانا عصمت اللہ صاحب مؤید مولوی نور حسن صاحب (۳) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس مسلم آزار قانون کو جسکی رو سے مسلمانان کشمیر کو انجمنیں قائم کرنے کی آزادی نہیں۔ فوراً منسوخ کر دے تاکہ وہ اپنی مذہبی علمی۔ اقتصادی اور تمدنی تنظیم کر سکیں محرک صاحب صدر۔ مؤید چوہدری عبد اللطیف صاحب سیکرٹری محمد علی رجمنٹ (۴) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے نہایت زور کے ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیر میں دیگر حکومتوں کی طرح اخبار نکالنے کی آزادی دے۔ محرک ماسٹر محمد کرم الٰہی ایڈووکیٹ۔ مؤید خواجہ فیروز الدین صاحب نعش (۵) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس انسانیت سوز قانون کو جسکی رو سے وہ ان تعزیہ کرنے کی اجازت نہیں منسوخ کر دے۔ محرک شیخ عبد الرحمٰن صاحب پلیڈر مؤید شیخ ظہور احمد صاحب سپورٹس مرچنٹ (۶) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان قوانین کو بہت جلد منسوخ کر دے۔ جن کی رو سے زمینداران کشمیر اپنی زمین کو بلا اجازت نہ فروخت کر سکتے ہیں۔ نہ اس پر مکان بنا سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں سے درخت کاٹ سکتے ہیں۔ محرک راقم (ضیاء اللہ پلیڈر) مؤید شیخ عبد الرحمٰن صاحب پلیڈر۔ (۷) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت جموں وکشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانان جموں وکشمیر کو ان کی آبادی کے تناسب پر سرکاری ملازمتوں میں حصہ دیا جائے۔ محرک مولانا عصمت اللہ صاحب۔ مؤید ماسٹر کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ (۸) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہاں ایک قانون ساز مجلس قائم کی جائے۔ تاکہ قانون سازی کے وقت حکومت کو مسلمانوں کی رائے معلوم ہو سکے۔ محرک۔ ملک جلال الدین صاحب پلیڈر۔ مؤید۔ مولانا عصمت اللہ صاحب (۹) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حکومت کشمیر سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ کشمیر کیلئے علیحدہ وزارت قائم کرے اور تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلم وزراء کا تقرر کرے۔ کیونکہ صوبہ کشمیر زبان۔ تاریخ۔ تمدن اور مذہب کے لحاظ سے جموں سے بالکل علیحدہ ہے محرک راقم (ضیاء اللہ پلیڈر) مؤید چوہدری جلال خان صاحب اسکے بعد خاکسار نے رضا کاروں کی بھرتی اور چندہ کے لئے پرزور اپیل کی۔ بعدہ ماسٹر محمد کرم الٰہی صاحب نے ذیل کا ریزولیوشن پیش کیا۔ اور خاکسار کی تائید پر باتفاق رائے پاس ہوا۔ (۱۰) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ ان مظالم کیخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کل جموں میں ہم پر امن اور نہتے مسلمانوں پر پولیس جموں کی طرف سے توڑے گئے اور حکومت کشمیر کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ حالات کی نزاکت کا احساس کر کے اپنے مسلم آزار رویہ میں فوری تبدیلی پیدا کرے اس کے بعد جلسہ بحکم صدر برخاست ہوا۔

لاہور میں یوم کشمیر پر ایک لاکھ مُسلمانوں کا عظیم الشان مظاہرہ

شاندار جلوس اور جلسہ مظالم کشمیر کی پُرزور مذمّت

لاہور ۱۴ اگست - یوم کشمیر کی تقریب پر مسلمانان لاہور نے اخوت اسلامی اور غیرت دینی کا وہ مظاہرہ دکھایا جس کی نظیر لاہور کی تاریخ میں نہیں مل سکتی - پروگرام کے مطابق تجویز کی گئی تھی - کہ ۶ بجے شام کو باغ بیرون دہلی دروازہ سے جلوس روانہ ہوگا - لیکن ۴ بجے ہی فرزندانِ توحید کا ایک سیلاب امنڈ آیا - یہاں تک کہ باغ اور اس کی متصلہ سڑکوں پر تل دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی -

جلوس کی ترتیب

جلوس کی روانگی ساڑھے ۷ بجے شروع ہوئی - سب سے آگے مسلم اتحاد کمیٹی واٹر ورکس - کے ارکان کا ایک جتھا تھا جس کے بعد یکے بعد دیگرے مندرجہ ذیل کوریں روانہ ہوئیں -

(۱) بچوں کی کور (۲) ستارہ ہند کور (۳) انجمن نوجوانانِ اسلام کور (۴) انجمن دعوۃ الصلوٰۃ کور (۵) نوجوانانِ اسلام چوہٹہ مفتی باقر کور (۶) محمد علی کور (۷) جمعیتہ المسلمین کور (۸) انجمن احمدیہ قادیانی کی جماعت (۹) تکیہ سادھو کور (۱۰) محلہ تیزابیاں کور (۱۱) محلہ کچی دروازہ کور (۱۲) انجمن مجاہدین کور (۱۳) انجمن اصلاح المسلمین کور (۱۴) رضا کارانِ قلعہ گوجر سنگھ (۱۵) میکلیگن کالج کور (۱۶) لوہاری منڈی کور (۱۷) میوہ منڈی کور (۱۸) گگی زئی کور (۱۹) کشمیری کور (۲۰) مسلمانان قلعہ گوجر سنگھ کور -

عمائدِ شہر

کوروں کے بعد لاہور شہر کے تقریباً تمام مسلم عمائد و اکابر جلوس کے ہمراہ تھے - جن میں سے ملک نصیر الدین شیخ محمد رفیق بائیڈووکیٹ - شیخ محمد الدین جان لیڈر - ملک عبد الرحیم میونسپل کمشنر - میاں معراج دین - بابو عبد الحمید - میاں نذیر محمد - مولانا مظہر علی اظہر - مولانا داؤد غزنوی - مولانا غلام مرشد - شیخ حسن الدین - چودھری سردار علی صاحب - میاں عبد العزیز - ماسٹر محمد حسین - ملک محمد شفیع ٹھیکیدار شیخ محمد حیات - سید دلاور شاہ بخاری - میاں فضل الدین ایڈووکیٹ - حکیم محمد حسین قریشی - حاجی شمس الدین - میاں معراج دین - حافظ عبد الجلیل حکیم محمد حسین - میاں مولا بخش ٹھیکیدار - چودھری محمد امین - چودھری محمد حسین - چودھری محمد الدین - میاں علی محمد میونسپل کمشنر - ملک پیر محمد - خواجہ دل محمد - ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین - سید محسن شاہ ایڈووکیٹ - مسٹر چیٹرجی - شیخ عظیم اللہ صاحب - چودھری فتح محمد - میاں سلطان محمود خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

تعداد

جلوس "اللہ اکبر" - "شہیدانِ کشمیر زندہ باد" - "ڈوگرہ راج مردہ باد" - کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ روانہ ہوا - تماشائیوں کے علاوہ ایک لاکھ سے زیادہ فرزندانِ توحید شامل جلوس ہوئے - دہلی دروازہ سے شہر میں داخل ہو کر سنہری مسجد کشمیری بازار - ڈبی بازار - بزاز ہٹہ - رنگ محل - حویلی کابلی مل - پیپل وہڑہ سے ہوتا ہوا تقریباً ۹ بجے شب باغ بیرون موچی دروازہ میں ختم ہوا -

راستہ میں جگہ جگہ سبیلوں کا شاندار انتظام موجود تھا - اہل جلوس تمام راستہ میں نعرہ ہائے تکبیر وغیرہ بلند کرتے رہے - پیپل وہڑہ اور بیرون موچی دروازہ میں شہدائے کشمیر کا رقت انگیز ماتم کیا گیا -

جلسہ

جلوس کے خاتمہ پر تقریباً ۹ بجے شب ایک عظیم الشان اور عدیم النظیر جلسہ زیر صدارت علامہ سر محمد اقبال منعقد ہوا - حسب معمول آغاز کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نعت خوانی سے ہوئی - صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں فرمایا - کہ پہلے پنجاب اور ہندوستان کے مسلمان کشمیر کے حالات سے بہت کم دلچسپی لیتے تھے - بلکہ وہ لوگ جو کشمیر سے یہاں آئے - وہ بھی اس کی تاریخ ماضی سے پوری واقفیت نہیں رکھتے تھے - اب جو مظالم کشمیر میں برپا کئے گئے - انہوں نے اہل پنجاب کو بھی بیدار کر دیا - ان کے متعلق دربار کشمیر اور ہندو اخبارات نے بعض غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں - اور رعایا کی طرف سے جائز مطالبات پیش کرنے کو بغاوت یا ہندو مسلم فساد کی طرف منسوب کرتے ہیں - لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں - کہ یہ ہندو مسلم فساد نہیں ہے - میرے پاس کشمیر کے کئی پنڈت حکومت کے خلاف شکایات لے کر آئے - میں نے انہیں یہی مشورہ دیا - کہ مسلمانوں سے متحد ہو کر حکومت کے سامنے مطالبات پیش کریں - چنانچہ مسلمانوں نے جو عرصہ سے اپنے جائز حقوق کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے - اب منظم طریق پر مطالبات پیش کرنے کی کوشش کی - تو حکومت کشمیر اور ہندو اخبارات نے بے بنیاد خبریں اڑا کر اسے فرقہ وار فساد قرار دے دیا - اب ریاست نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے - لیکن مسلمان اس کی ہیئت ترکیبی سے مطمئن نہیں - اور انہوں نے اس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کا مقاطعہ کر دیا ہے - جو شہادتیں پیش کی جا رہی ہیں - وہ فضول اور حکمرانوں کے ایما پر پیش کی جاتی ہیں - اور کوشش کی جاتی ہے - کہ مسلمانوں کے مظاہرے کو سازش ثابت کریں - لیکن حقیقت یہ ہے - کہ ہندوستان کی تحریک کا اثر اہل کشمیر پر بھی ہونا لازمی تھا - چنانچہ وہ بھی اپنے پڑوسیوں کی حالت سے متاثر ہو کر بیدار ہو گئے - زمانہ لوگوں کو بیدار کر رہا ہے - اور کشمیر میں عرصہ سے جو مظالم برپا ہیں - ان کی موجودگی میں ضروری تھا - کہ وہاں کی رعایا بھی اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرتی - اس موقعہ پر علامہ اقبال نے اپنے چند شعر سُنائے - جن کا مفاد یہ ہے - کہ حکومت صرف دو طریقوں پر قائم رہ سکتی ہے - ایک تو یہ ہے - کہ ملک کو بزور شمشیر فتح کر کے اس پر تسلط قائم کیا جائے - اور دوسرے عوام کی رضا جوئی سے حکومت حاصل کی جائے - یہ نہیں ہو سکتا - کہ کسی ملک کو روپے سے خرید کر اس پر حکمرانی کی جائے - تاریخ گواہ ہے - کہ جو لوگ تلوار سے کسی ملک کو فتح کرتے ہیں - ان کی حکومت بھی رعایا کی خوشنودی کے بغیر نہیں چل سکتی - بادشاہی خریدنے سے نہیں چل سکتی - اس لئے ہر ملک کے حکام کے لئے ضروری ہے - کہ رعایا کی رضا جوئی حاصل کریں -

مولانا داؤد غزنوی

اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی نے حسب ذیل قرار دادیں پیش کیں -

(۱) مسلمانانِ لاہور کا یہ عظیم الشان جلسہ ریاست کشمیر کی جابرانہ اور متعصبانہ حکمت عملی کی پُرزور مذمت کرتا ہے - جو اس نے مسلمانانِ کشمیر کے متعلق اختیار کر رکھی ہے - اور جس کا نتیجہ یہ ہے - کہ ان کی زندگی حیوانوں کی زندگی سے بدتر ہے - ان پر طرح طرح کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں - جن کی نظیر صحیفۂ ہستی پر نہیں مل سکتی - ان کو فوائد تعلیم سے بے بہرہ رکھا جاتا ہے - نہ انہیں ملازمتوں میں حصہ دیا جاتا ہے - ان کی زمینوں کے متعلق الٹے قانون نافذ کئے گئے ہیں - ان کی مساجد کی بے حرمتی کی جاتی ہے - خطبات پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں - شعائر اسلامی کی توہین کی جاتی ہے - صدائے احتجاج بلند کرنیوالوں کو قید میں ڈالا جاتا ہے - بے گناہوں پر گولیاں چلائی جاتی ہیں - اور عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے -

(۲) یہ جلسہ مظلومانِ کشمیر کی جان نثاری پر اپنی دلی ارادت و عقیدت کا خراج پیش کرتا ہے - اور ان تمام مسلمانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے - جن کے عزیز و اقارب فسادات میں فوت ہوئے - جن کو ضربات لگیں - جن کا مال و متاع لوٹا گیا - جن کی عورتوں کی بےحرمتی کی گئی - نیز یہ جلسہ مسلمانانِ کشمیر کو یقین دلاتا ہے - کہ تمام مسلمانانِ ہند کے دل مصائب اہل کشمیر کے روح فرسا واقعات سُن کر بے قرار ہیں - اور وہ مسلمانانِ کشمیر کی امداد کے لئے ہر طرح مالی اور جانی قربانی کرنے کو طیار ہیں -

(۳) چونکہ دربار کشمیر نے مسلمانوں کے دو وفدوں کو داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - اور نیز چونکہ مسلمانانِ کشمیر کے جائز

مطالبات پر اب تک کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس لئے مسلمانان لاہور کا یہ عظیم الشان جلسہ برطانوی ہند کی اسلامی سیاسی انجمنوں مثلاً احرار اسلام پنجاب آل انڈیا مسلم کانفرنس آل انڈیا کشمیری کانفرنس آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اندریں حالات حصول مدعا کے لئے خواہ مشترک طور پر خواہ انفرادی طور پر ایک مناسب اور فوری عملی پروگرام تیار کریں ⁂

حیوانوں کا سا سلوک

قرارداد کی توضیح کرتے ہوئے آپ نے ذکر کیا۔ کہ اب وقت ہے کہ اس قرارداد کے تیسرے حصے کے مطابق عملی پروگرام مرتب کیا جائے۔ اور کشمیر کے مسلمان بھائیوں کو اس بات کا ثبوت دیا جائے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان صرف زبانی ہمدردی پر اپنی شور و پکار کو بند نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ ان کو نجات دلانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار رہیں گے۔ آپ نے مسلمانان کشمیر پر گذشتہ مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ریاستوں کی کانفرنس میں سردار جسونت سنگھ صدر کانفرنس نے کشمیر کے حالات بھی بیان کئے تھے۔ اور ظاہر کیا تھا کہ کشمیر میں اس قدر بھاری محصولات عائد کئے گئے ہیں۔ کہ وہاں کے غریب لوگ انہیں کسی حالت میں بھی ادا نہیں کر سکتے اس کے بعد آپ نے ۱۹۲۹ء کا ایک واقعہ بیان کیا۔ جس میں ظاہر کیا۔ کہ سر البین بینرجی کشمیر کے وزیر اعظم ہو کر گئے۔ تو مسلمانان کشمیر پر جو مظالم برپا تھے۔ ان کو دیکھ کر برداشت نہ کر سکے۔ اور استعفا دے کر واپس آ گئے اور ایک مبسوط بیان شائع کرایا۔ جس سے حکومت کشمیر کی قلعی دنیا کے سامنے کھل گئی۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ حیوانوں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ اب ان کے مذہب کی توہین بھی علانیہ شروع ہو گئی۔ انہوں نے سب تکلیفیں برداشت کیں بھاری محصول ادا کئے۔ لیکن حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ مگر مسلمان ہو کر وہ مذہب کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ایسی بہادری دکھائی جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ انہوں نے چھاتیوں پر گولیاں کھائیں لیکن ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے مسلم وفد اور راجہ ہری کشن کول جدید وزیر اعظم کی گفتگو اور وزیر اعظم کی فرعونیت کا ذکر کیا اور کہا افسوس ہے۔ کہ ہندو اخبارات اس شورش کو فرقہ وار رنگ دے رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہنے لگے ہیں کہ یہ ریاست کشمیر پر قبضہ کرنے کی سازش ہے۔ کیا ہندوؤں کا کوئی اصول نہیں۔ اگر ہندوستان میں حقوق کے لئے آپ شورش برپا کریں۔ تو نیشنلزم میں داخل ہے۔ لیکن اہل کشمیر اپنے جائز حقوق کے لئے مظاہرے کریں تو اسے بغاوت کہا جاتا ہے۔ ہمارے کشمیری بھائیوں کا یہ مقصد نہیں۔ کہ مہاراجہ کشمیر کو تخت سے اتار کر انگریزوں کو تخت پر بٹھا دیا جائے۔ ہم ہرگز نہیں چاہتے۔ کہ کشمیر انگریزوں کی نو آبادی بن جائے۔ اور نہ خود کشمیر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ سخت افسوس ہے کہ ڈاکٹر مونجے اور رنگو اچاریہ نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے۔ کہ اگر مسلمان کشمیر میں شورش برپا کر رہے ہیں تو ہم بھوپال اور حیدر آباد دکن میں فساد برپا کر دیں گے۔ اگر وہاں پر رعایا کے حقوق کی حق تلفی ہوئی ہے۔ تو وہاں بے شک ایجی ٹیشن شروع کر دیں۔ لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ جس قدر حقوق ان ریاستوں کے ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ وہ کسی دوسری جگہ نہیں۔ اس کے بعد آپ نے بھوپال اور حیدر آباد دکن کے والیوں کی رعایا پروری کا ذکر کیا۔ نظام حیدر آباد۔ نواب صاحب بھوپال اور مہاراجہ کشمیر کی رعایا پروری کا فرق حاضرین کے سامنے پیش کیا ⁂

شیخ عظیم اللہ

اس کے بعد شیخ عظیم اللہ صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے ساتھ قراردادوں کی تائید کی ⁂

سید محسن شاہ

سید محسن شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہندو بھائی پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ یہ جلوس بناوٹی ہے۔ چنانچہ کیسری نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر محمد اقبال وہاں کے وزیر اعظم بننا چاہتے ہیں اور میں جج بننے کا آرزومند ہوں علامہ اقبال نے سید صاحب کی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ میں ایسے حاکم کی وزارت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ ⁂

حاضرین جلسہ نے کیسری پر لعنت کے آوازے بلند کئے۔ مولوی فضل کریم صاحب اور چوہدری محمد رفیع صاحب نے قراردادوں کی تائید کی ⁂

صاحب صدر نے حاضرین کی رائے دریافت کی جس پر سب نے بالاتفاق قراردادوں کی تائید کی جو نعرہ ہائے اللہ اکبر کے درمیان منظور ہوئیں اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ⁂

ڈیرہ دون میں جلسہ

ڈیرہ دون ۱۵ اگست۔ گذشتہ شب عظیم الشان جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ سید مجتبیٰ حسین صاحب ایم۔ اے پریزیڈنٹ تھے۔ مظلوم مسلمانان کشمیر کے متعلق ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ کئی ایک مقررین نے کشمیری مسلمانوں کے مطالبات کی تائید میں تقریریں کیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے فوری کارروائی کی درخواست کی گئی۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

نقول پریس۔ وائسرائے۔ مہاراجہ کشمیر اور پریزیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھیجی گئیں۔ (غلام نبی)

دولمیال (ضلع جہلم) میں جلسہ

چوہا سیدن شاہ ۱۵ اگست۔ دولمیال کے بارہ سو مسلمانوں نے کشمیر ڈے منایا۔ اور ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ حکومت ہند کشمیر کے معاملہ میں مداخلت کرے۔ نیز یہ کہ مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں پر پنڈتوں اور ڈوگروں کی بربریت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ۱۳ جولائی کو سری نگر میں نہایت بے رحمی کے ساتھ مسلمانوں کا جو خون بہایا گیا۔ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا گیا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کو انسانی حقوق اور آزادی عطا کی جائے۔ چندہ جمع کیا گیا ریزولیوشنز کی نقول وائسرائے گورنر اور مہاراجہ کو بھیجی گئیں۔

(کرم داد)

مونگھیر میں جلسہ

مونگھیر ۱۵ اگست۔ ۱۴ اگست کو مسلمانان مونگھیر کا ایک زبردست اجتماع خان بہادر شاہ محمد یحییٰ صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے گئے (۱) چونکہ کشمیر گورنمنٹ نے قرآن کریم کی ہتک اور خطبہ کی بندش کر کے اور ۱۳ جولائی کو نہتے اور بے بس مسلمانوں پر گولی چلا کر سخت بربریت اور ناانصافی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے مسلمانان مونگھیر کا یہ جلسہ کشمیر گورنمنٹ کے ان خلاف انسانیت افعال پر دلی رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل مطالبات کرتا ہے (الف) ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ تا مسلمانوں کی داد رسی ہو سکے۔ (ب) اسلام قبول کرنے والے کی جائداد کی ضبطی اور بیوی بچوں کو چھین لینے کے ظالمانہ قوانین منسوخ کر دیئے جائیں۔ (ج) مسلمانان کشمیر کو اپنی مذہبی۔ تعلیمی۔ سوشل اور اقتصادی حالت کی اصلاح کے لئے انجمنیں بنانے کی اجازت دی جائے۔ (د) انہیں برطانوی ہند کے مسلمانوں کی طرح اخبار جاری کرنے کی اور آزادی تقریر کا حق حاصل ہونا چاہئیے (ر) زمینداروں کو ان کی زمینوں پر وہی حقوق حاصل ہوں۔ جو پنجاب یا دیگر صوبجات کے زمینداروں کو ہیں۔ (س) چونکہ مسلمانوں کی آبادی کشمیر میں ۹۵ فیصدی ہے۔ اور موجودہ صورت میں انہیں صرف تین فیصدی ملازمتیں مل رہی ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں کم سے کم ستر فیصدی ملازمتیں دی جائیں۔ (ش) چونکہ نظام حکومت میں مسلمانوں کی کوئی آواز نہیں۔ اور نہ ہی ان کی رسائی مہاراجہ تک ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہاں ایک سنٹرل اسمبلی ہونی چاہئیے۔ جس میں مسلمانوں کی نمائندگی ان کی آبادی کی نسبت سے ہو۔ (ص) جموں اور کشمیر زبان۔ تہذیب۔ مذہب اور تمدن غرضیکہ ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اس لئے دونوں کیلئے علیحدہ علیحدہ وزارت ہونی چاہئیے۔ اور کشمیر کی وزارت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو۔ (۲) یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ حکومت ہند کا اخلاقی فرض ہے کہ اس معاملہ میں مداخلت کرے۔ اور مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلوائے۔ کیونکہ اسے ہر ریاست پر امپیریل حقوق حاصل ہے۔ (۳) قرار پایا۔ کہ اس جلسہ کی کارروائی کی نقول۔ وائسرائے ہند۔ گورنر بہار و اڑیسہ۔ مہاراجہ کشمیر۔ پریزیڈنٹ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور پریس کو ارسال کی جائیں ⁂

فتح جنگ میں عظیم الشان جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانان فتح جنگ کا ایک عظیم الشان جلسہ جامعہ مسجد میں زیر صدارت جناب خان صاحب نواب خان صاحب رئیس فتح جنگ منعقد ہو کر باتفاق آراء قرار پایا۔ کہ گورنمنٹ کشمیر کے مسلم کش رویہ کو ہم مسلمانان فتح جنگ بنظرِ حقارت دیکھتے ہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد مظلومین کشمیر کی دادرسی کرے۔ معززین میں سے مولوی نور حسین صاحب مولوی فاضل خطیب جامعہ مسجد فتح جنگ نے مظلومین کشمیر کے دردناک حالات بیان کئے۔ منشی غلام مصطفٰے صاحب نے کشمیر کے مسلمانوں کی حالت کا صحیح نقشہ پیش کیا۔ اور ایک پُردرد نظم مسلمانوں کی غربت اور مظلومیت کے متعلق سنائی۔ حاضرین نے اقرار کیا۔ کہ ہم جان و مال سے کشمیری بھائیوں کی امداد کرنے کے لئے طیار رہیں۔ بعد ازاں دعا پر جلسہ ختم ہوا

(غلام مصطفٰے سکرٹری انجمن اسلامیہ)

وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانانِ وڈالہ بانگر۔ شاہ پور۔ بھڈوال کا مشترکہ جلسہ حسب پروگرام آل انڈیا کشمیر کمیٹی منعقد ہوا۔ خاکسار نے کشمیر کی صورت حالات کے متعلق تقریر کی۔ اور تمام واقعات تفصیل سے بیان کئے۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔ (شیخ احمد الدین سکرٹری جلسہ)

کوٹ میاں صاحب ضلع گورداسپور میں جلوس اور جلسہ

۱۴ر اگست آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق جلسہ اور جلوس کا انتظام کیا گیا۔ مسلمانوں نے اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے متعلق نہایت گرمجوشی سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ جلوس ساڑھے پانچ بجے شام جلسہ گاہ میں جو میدان واقع عقبِ جامع مسجد میں بنائی گئی تھی۔ مرتب کیا گیا۔ "اللہ اکبر" "اسلام زندہ باد" "ڈوگرہ راج مُردہ باد" کے فلک بوس نعروں میں روانہ ہوا۔ جلوس ایک پنجابی نظم پڑھتا جا رہا تھا۔ جو خاص اس موقع کے لئے تیار کی گئی تھی۔ جس کے ہر بند کے آخر یہ شعر آتا تھا۔

"ڈیرہ وچہ کشمیر دے لا دانگے ÷ اسیں دین آزاد کرادانگے"

جلوس آبادی کے تمام حصوں میں سے گزرتا ہوا دلیل پور کی جانب روانہ ہوا۔ اور دلیل پور کی آبادی کے درمیان سے ہوتا ہوا واپس جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جلسہ سات بجے زیر صدارت حافظ محمد الدین صاحب کلانوری شروع ہوا۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب نے حالات کشمیر کے متعلق تقریر کی۔ جو نہایت دلچسپی اور سکون سے سُنی گئی۔ آخر میں بالاتفاق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (خاکسار شیخ محمد حسین پریذیڈنٹ جلسہ کشمیر ڈے)

تلونڈی داتیوالی ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

۱۴ر اگست۔ مسلمانانِ دِہ کا ایک جلسہ بصدارت چودھری کرم علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں کشمیر کے حالات سنانے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مجوزہ تمام تجاویز پاس کی گئیں۔ اور ان کی ایک ایک کاپی وائسرائے۔ گورنر پنجاب اور مہاراجہ کشمیر کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ (خاکسار میر اللہ بخش تسنیم منشی فاضل)

جلال پور جٹاں میں جلسہ اور جلوس

۱۴ر اگست جلال پور جٹاں میں شاندار جلوس جو کافی تعداد پر مشتمل تھا۔ جناب میاں محمد شریف صاحب شعلہ کی سرکردگی میں نکلا۔ بازار میں ہر چوک پر ماسٹر طالع محمد صاحب بی۔ اے کرسی نشین نے کشمیر کے حالات سنائے۔ جلوس اسلامیہ ہائی سکول میں جا کر ختم ہوا۔ اور ۵ بجے شام کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ صدر جلسہ شیخ شمس الدین صاحب سابق میونسپل کمشنر مقرر ہوئے۔ جناب فضل حسین صاحب فضل نے کشمیر کے مظلومین کے حالات پنجابی نظم میں سنائے۔ اور مجوزہ ریزولیوشن متفقہ آراء سے پاس ہوئے۔ حاضری کافی تھی۔ (خاکسار محمد صدیق)

سلانوالی ضلع سرگودھا میں جلسہ

۱۴ر اگست۔ سلانوالی میں تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر زیر صدارت ڈاکٹر منظور احمد صاحب کشمیر ڈے کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے منعقد کیا۔ پہلے خاکسار نے تقریر کی۔ پھر ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے مفصل حالات کشمیر کے سنائے۔ پھر قاضی فضل حق صاحب نے ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو بالاتفاق منظور کئے گئے۔

(حکیم ولی محمد سکرٹری جلسہ کشمیر ڈے)

پنڈی بہاؤالدین میں جلسہ

۱۴ر اگست بروز جمعہ پنڈی بہاؤالدین میں کشمیر ڈے کا جلسہ زیر صدارت چودھری فتح محمد صاحب منعقد ہوا۔ جناب صوفی ملک محمد الدین صاحب نے کشمیر کے حالات کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تجویز کردہ ریزولیوشنز جملہ حاضرین کی رائے سے پاس ہوئے۔ نیز کشمیر کے مظلوم مسلمین کی امداد کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ اور چندہ جمع ہوا۔ جو کہ مسلم بنک لاہور میں بھیجا گیا۔ (خاکسار میاں خان)

میانی ضلع شاہ پور میں جلسہ

۱۴ر اگست بعد از نماز جمعہ مسلمانان میانی ضلع شاہ پور کا ایک عظیم الشان جلسہ کشمیر ڈے کا زیر صدارت حاجی جلال الدین صاحب مسجد مخدوماں میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد علماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تجویز کردہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔ (خاکسار نبی محمد)

مراد آباد میں جلسہ

۱۳ر اگست۔ مراد آباد میں بذریعہ پوسٹر سب مسلمانوں کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ کل ۱۴ر اگست بروز جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مظالم کشمیر کے متعلق جلسہ منعقد ہوگا۔

۱۴ر اگست (sic) جامع مسجد میں تین چار ہزار کا مجمع تھا۔ ہر فرقہ کے مسلمان شریک جلسہ تھے۔ بعد نماز جمعہ جناب مولانا مولوی قاسم علی صاحب امام جامع مسجد نے مسلمانانِ کشمیر پر ظلم و جور کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور دیر تک مظلومانِ کشمیر کے لئے دعا کرتے رہے۔ حاضرین برابر آمین کہتے جاتے تھے۔ (خاکسار محمد میاں)

اوکاڑہ میں جلسہ و جلوس

۱۴ر اگست "کشمیر ڈے" منانے کے لئے مسلمانانِ اوکاڑہ و مضافات کا ایک عظیم الشان جلوس ۶ بجے شام نکالا گیا۔ اور رات کو ۹ بجے تمام اسلامی فرقوں کا ایک متحدہ جلسہ زیر صدارت سید سعید احمد صاحب خطیب جامع مسجد منعقد ہوا۔ قاضی عبدالرحمٰن صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ مولوی خادم حسین صاحب قصوری اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ڈوگرا راج کے مظالم بیان کئے۔ اور آل انڈیا مسلم کشمیر کمیٹی کے پروگرام کے مطابق متفقہ طور پر ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ نیز مظلومین کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ (خاکسار قاضی عبدالرحمٰن)

صوابی ضلع پشاور میں جلسہ

۱۴ر اگست بعد نماز جمعہ مسلمانانِ موضع صوابی و مانیری کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ریاست کشمیر کے مسلم باشندگان کے قتل عام پر اظہار رنج و افسوس کا ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس کو حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا۔ مولوی محمد صدیق صاحب ناظم افغان جرگہ نے مختصر تقریر میں مظالم کشمیر کا خاکہ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ جلسہ میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ ایسے جابرانہ قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ (نامہ نگار)

رشکئی ضلع پشاور میں جلسہ

۱۴ر اگست بعد نماز جمعہ بصدارت فضل حق خان صاحب موضع رشکئی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں کشمیر ڈے منایا گیا۔ مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس میں علاوہ سفید پوشوں کے تقریباً ڈیڑھ سو سرخ پوش بھی موجود تھے۔ مظالم کشمیر سنانے کے بعد صاحب موصوف نے چند ریزولیوشن پیش کئے۔ جن کو اتفاق رائے سے پاس کیا گیا۔

(خلیل الرحمٰن از رشکئی کپتان سُرخ پوشاں)

نواں گنج ضلع لاہور میں جلسہ

۱۴ر اگست قصبہ نواں گنج ضلع لاہور میں زیر صدارت مولوی احمد نور صاحب امام جامع مسجد جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار اور مولوی محمد حسن صاحب نے تقریریں کیں۔ اور مجوزہ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (خاکسار رحمت اللہ)

شام چوراسی میں جلسہ

۱۴ر اگست مسلمانانِ شام چوراسی دگرد و نواح کا ایک بھاری جلسہ زیر صدارت چودھری غلام جیلانی خان صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر منعقد ہوا۔ حاضرین میں بہت جوش پھیلا ہوا تھا۔ بار بار ڈوگروں کے برخلاف نعرے بلند کئے جاتے تھے۔ صاحب صدر نے کشمیر کے معاملات کو بہت اچھی طرح سے واضح کیا۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ آخر میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔ (علی محمد سیکرٹری جلسہ)

سہارنپور میں جلسہ

۱۴ راگست بعد نماز جمعہ زیر اہتمام انجمن اصلاح المسلمین سہارنپور ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب مبلغ مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور جامع مسجد کلاں میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب تھی جلسہ کا افتتاح جناب صدر نے ایک زبردست تقریر کے ساتھ کیا۔ جس میں حالات کشمیر کو نہایت دردانگیز پیرایہ میں بیان فرمایا۔ اس کے بعد جناب مولوی مشتاق احمد صاحب نائب صدر انجمن ہذا نے تقریر فرمائی۔ اور محمد مشیر خان صاحب نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ اور جناب محمود علی خان صاحب رئیس کیلاسپور و صدر تنظیم کمیٹی سہارنپور نے پرزور الفاظ میں تائید فرمائی۔ جناب مولوی عبد الغفار صاحب نے تائید مزید کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر فرمائی اور پھر مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہو گئے۔

نیازمند:۔ عبد السبحان سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین

حضرو (ضلع اٹک) میں جلسہ

۱۴ راگست اہالیان حضرو نے مسجد اسلامیہ سکول میں زیر صدارت جناب میاں کرم الٰہی صاحب میونسپل کمشنر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ صاحب صدر نے حالات کشمیر حاضرین جلسہ کو سنائے۔ اور بعدازاں جناب مولوی روشن دین صاحب ہیڈ ماسٹر نے تقریر کی۔ اور بالآخر مجوزہ ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہو کر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ شیخ تاج محمود

پشاور میں جلسہ

۱۴ راگست انجمن احمدیہ پشاور کا اجلاس خصوصی "کشمیر ڈے" منانے کے لئے منعقد ہوا۔ اور مجوزہ قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ خاکسار محمد علی

سعد اللہ پور ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ راگست سعد اللہ پور ضلع گجرات میں مسلمانان کشمیر پر مظالم کے خلاف ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ چوہدری خان محمد صاحب نمبردار پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔ مولوی غوث محمد صاحب امام مسجد اور حکیم محمد اسماعیل صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب نے کشمیر کے موجودہ حالات اور مظالم پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوئے۔ خاکسار غلام علی۔

کنجاہ ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ راگست "کشمیر ڈے" منانے کے لئے کثیر تعداد میں مسلمان جمع ہوئے۔ اور شاندار جلوس نکالا۔ جو جامع مسجد سے شروع ہو کر مسلمان آبادی میں گھومتا ہوا۔ جلسہ گاہ میں پہونچا۔ اور ۷ بجے شام کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے

پریزیڈنٹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلیمانی خطیب جامع مسجد مقرر ہوئے۔ پریزیڈنٹ صاحب نے مختصر طور پر جلسہ کے اغراض بیان کئے۔ ماسٹر سراج دین صاحب میونسپل کمشنر نے مظالم کشمیر نہایت توضیح اور عام فہم تقریر میں بیان کئے۔ ان کے بعد ملک غلام سرور صاحب نے تقریر فرمائی۔ چونکہ ملک صاحب ایک عرصہ دراز تک ریاست میں رہ چکے ہیں اس لئے انہوں نے مضبوط دلائل سے مسلمانان کشمیر کے مصائب موجودہ کو بیان کیا۔ پھر مولوی محمد امین صاحب نے مسلمانوں کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے ان کو تعلیم الاسلام پر کاربند ہونے اور اپنے فرائض بجالاتے ہوئے۔ اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کرنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ پریزیڈنٹ صاحب نے مظلوموں کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور چندہ کی فراہمی کے لئے ملک نیاز علی صاحب پریزیڈنٹ اور ماسٹر سراج دین صاحب میونسپل کمشنر سکرٹری اور چند اصحاب کی ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی پھر ملک غلام سرور صاحب نے مجوزہ ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو بالاتفاق منظور ہوئے۔ خاکسار۔ ملک عنایت اللہ خاں

کنیاں ننگلاں ضلع جالندھر میں جلسہ

۱۴ راگست۔ "کشمیر ڈے" منایا گیا۔ اور بڑے زور سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی سعی جمیلہ کا اقرار کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہم ہر طرح کمیٹی کے معاون و مددگار ہیں۔ کمیٹی مذکور کو چاہیئے کہ جب تک مسلمانان کشمیر مظالم سے بکلی رہائی حاصل نہ کر لیں۔ ان کی ہر طرح سے امداد کرے۔ خاکسار:۔ نبی بخش

بلب گڑھ میں جلسہ

۱۴ راگست بعد نماز جمعہ بوقت ۳ بجے جامع مسجد بلب گڑھ میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب کرم الٰہی صاحب امام جامع مسجد "کشمیر ڈے" منانے کے لئے منعقد کیا گیا۔ مولوی محمد عمر صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے مسلمانوں کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کئے اور کشمیر کے متعلق ذکر کیا اس کے بعد حکیم انور حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے کشمیر کے تمام مفصل حالات بیان کئے۔ پھر مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔ خاکسار لطیف احمد

کیمل پور میں جلوس اور جلسہ

۱۴ راگست ایک عظیم الشان جلوس کے بعد بوقت ۶ بجے سے ۸ بجے شام تک متصل جامع مسجد کیمل پور اور اس کے مضافات کے مسلمانوں کا اجتماع جس میں قریباً دو ہزار نفوس شامل تھے۔ "کشمیر ڈے" منانے کی تقریب پر ہوا جلسہ بصدارت جناب میر حضرت شاہ صاحب ایل ایل بی وکیل کیمل پور منعقد ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

ڈیرہ غازی خاں میں جلسہ اور جلوس

۱۴ راگست حسب ارشاد صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی مہاراجہ کشمیر کے مظالم کے برخلاف اظہار ناراضگی کے لئے جو انہوں نے بتیس ۳۲ لاکھ مسلمانان کشمیر پر روا رکھے ہوئے ہیں صبح بوقت سات بجے جلوس زیر قیادت انجمن نوجوانان خادم الاسلام ڈیرہ غازی خاں نکالا گیا۔ جس میں ہر طبقہ کے مسلمانوں نے حصہ لیا۔ جلوس امن۔ سکون اور وقار سے دفتر انجمن مذکورہ سے نکل کر شہر کی خاص مسلم آبادی کے معروف محلوں اور تھر بازار سے ہوتا ہوا واپس انجمن مذکور کے دفتر پر آکر ختم ہوا۔ اس کا اثر مسلمانوں پر خصوصاً اور دیگر آبادی پر عموماً نمایاں تھا۔ جلوس مناسب موقعوں پر مسٹر فیض محمد صاحب جعفری کی پر درد نظم جو انہوں نے مظالم کشمیر کے متعلق لکھی تھی۔ انجمن کے اراکین مرزا اللہ بخش صاحب صادق و سید محمد حفیظ شاہ صاحب وائس پریزیڈنٹ و مسٹر فیض محمد صاحب جعفری و میاں عبد الرحمٰن صاحب احمدی خوش الحانی اور رقت سے پڑھتے رہے۔ ساتھ ساتھ حکیم عبد الرزاق صاحب جو شہر کے معززین میں سے ہیں مظالم کشمیر کی داستان بلند آواز سے لوگوں کو سناتے رہے۔ اور اسی طرح ایسی کئی سات تقریریں مسلمان محلوں اور تھر بازار میں ہوئیں۔ اس جلوس کا اثر اس قدر نمایاں تھا۔ کہ اگرچہ جلسہ کا وقت ساڑھے چار بجے شام تھا مگر لوگ قاضی شہر جناب قاضی عبد اللہ صاحب اور سید محمد بخش شاہ صاحب واعظ سکنہ سوکر ضلع ڈیرہ غازی خاں کی معیت میں قریباً ایک بجے کچی باغ میں جلوس بنا کر پہنچ گئے۔ اور نماز جمعہ وہاں ادا کی گئی۔ اور تقریباً ساڑھے چار بجے تک وہاں پر ان کے مواعظ حسنہ و عالمانہ لیکچر سے مستفید ہونے کے علاوہ مظالم کشمیر کے حالات سے بھی آگاہ ہوتے رہے۔ بعدازاں دیگر مسلمانان شہر بھی وہاں پہنچ گئے۔ جلسہ زیر صدارت جناب قاضی عبد اللہ صاحب قاضی شہر منعقد ہوا۔ جناب سید محمد بخش شاہ صاحب واعظ نے اتحاد بین المسلمین پر عمدہ وعظ فرمایا۔ اور مثالیں دے دے کر سمجھایا۔ بعدازاں حکیم عبد الرزاق صاحب نے ایسے پر درد لہجے میں مظالم کشمیر کی داستان سنائی کہ سامعین کے دل درد و اندوہ سے بھر گئے پھر مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ اس جلوس اور جلسہ کے لئے میں انجمن خادم الاسلام کے اراکین و پریزیڈنٹ شیخ غلام محمد صاحب و وائس پریزیڈنٹ سید محمد حفیظ شاہ و سیکرٹری آغا مہر اللہ خاں کا نہایت ممنون ہوں کہ جلسہ اور جلوس کو کامیاب بنانے میں بشمولیت معززین حصہ لیا۔

خاکسار سکرٹری کشمیر کمیٹی ڈیرہ غازیخاں

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

ٹائم ٹیبل میں تبدیلیاں

(الف) نارتھ ویسٹرن ریلوے پر یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے نیا ٹائم ٹیبل جاری کیا جائیگا۔ اہم تبدیلیاں حسب ذیل ہیں۔

(۱) اپ و ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر ٹرینیں جو ڈیرہ دون اور پشاور چھاؤنی کے درمیان چلتی ہیں۔ آئندہ ڈاؤن کہلائینگی۔ اور ہوڑہ و پشاور چھاؤنی کے درمیان چلیں گی۔ ان گاڑیوں کے ساتھ ایک انٹر و تھرڈ کلاس بوگی۔ اور ایک تھرڈ کلاس بوگی ڈیرہ دون اور پشاور چھاؤنی کے درمیان چلیگی۔

(۲) اپ و ڈاؤن ہردوار پسنجر ٹرینیں جو ہردوار اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ انہیں ڈیرہ دون تک وسعت دیدی جائے گی۔

(۳) اپ و ڈاؤن ایکسپریس ٹرینیں راولپنڈی اور پشاور کے درمیان منسوخ کر دی جائینگی۔

(۴) ۱۵۱ اپ اور ۱۵۲ ڈاؤن پسنجر ٹرینیں جو اب بھٹنڈا اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ انہیں دہلی تک وسعت دیدی جائیگی۔

(ب) یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے تھرو سروس گاڑیوں میں حسب ذیل تبدیلیاں ہونگی۔

گاڑیوں کی تفصیل	سروس	موجودہ ٹرینیں	یکم ستمبر سے مجوزہ ٹرینیں
(۱) ایک بوگی انٹر و تھرڈ	دہلی ڈیرہ دون	اپ	۱۳۹ اپ
(۲) ایک بوگی انٹر و تھرڈ اور ایک بوگی تھرڈ	پشاور چھاؤنی ڈیرہ دون		ڈاؤن اپ
	اور واپس		ڈاؤن اپ
(۳) ایک بوگی تھرڈ	لاہور ڈیرہ دون		ڈاؤن اپ اور ڈاؤن
	اور واپس		اپ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک
(۴) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ	لاہور کالکا۔ کالکا لاہور		ڈاؤن اپ ۱۳۱ سے اور ڈاؤن ۱۵ اپ ۱۳ سے
(۵) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ	لاہور۔ راولپنڈی	۵ اپ	۳۳ اپ ہفتہ کے روز صرف ستمبر سے دسمبر تک۔
(۶) ” ” ” اور انٹر	لاہور۔ سرگودھا	۵ اپ	۳۳ اپ
(۷) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ	بمبئی سنٹرل کالکا و واپس		۱۵ ڈاؤن اپ، ۸۶ ۱۴ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء کی بجائے ۳۱ اکتوبر تک۔
(۸) ” ” ”	لاہور جموں توی اور واپس		۳۳ اپ ۲۹۱ اپ، ۲۹۲ ڈاؤن ۵۸ ڈاؤن سارے سال کی بجائے صرف ۳۱ اکتوبر تک۔
(۹) ” ” ”	لاہور ڈیرہ دون اور واپس		ڈاؤن ۱۰ اپ، ۲ ڈاؤن اپ ۳۱ اکتوبر تک کی بجائے سارا سال۔
(۱۰) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ	لاہور ہوڑہ و واپسی کی بجائے پشاور ہوڑہ اور واپسی کے	ڈاؤن ڈاؤن، ڈاؤن اپ، اپ ۱۵ اپ	ڈاؤن ڈاؤن، اپ اپ
(۱۱) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ اور ایک بوگی انٹر و تھرڈ	کراچی جیکب آباد اور واپس براستہ دادو رک	اپ ۱۹۱ اپ، ۱۹۲ ڈاؤن ڈاؤن	منسوخ کی جاتی ہیں۔
(۱۲) ایک بوگی فسٹ و سیکنڈ اور ایک بوگی انٹر و تھرڈ	راولپنڈی ماری انڈس اور واپس۔	۲۲۵/۲۲۸ ڈاؤن ڈاؤن، ۲۲۴ اپ ڈاؤن، ۲۲۶/۲۲۷ اپ ”	منسوخ کی جاتی ہیں۔

اپ اور ڈاؤن لدھیانہ اور پشاور چھاؤنی کے درمیان ہر درجہ کے مسافروں کو لیجایا کریگی۔

مذکورہ بالا اور دوسری تبدیلیوں کے لئے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل دیکھنا چاہئے۔ جو قریباً ۱۹ اگست کو تمام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں اور ریلوے بک سٹالوں پر مل سکیگا۔

یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے بڑے بڑے سٹیشنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت کا ٹائم ٹیبل کا ایک خلاصہ قریباً یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے ایک آنہ قیمت پر مل سکیگا۔

(ج) ۳۱ اگست اور یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کی درمیانی شب حسب ذیل نئی پسنجر سروس نافذ کی جائیں گی۔

دہلی اور لاہور کے درمیان براستہ سہارنپور

(۱) ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر جو یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو سرہند سے ۴-۰ پر روانہ ہوگی۔ اس سے آگے ڈاؤن کے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔

نوٹ ڈاؤن جو ۳۰ اور ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو پشاور چھاؤنی سے ۴۵-۲۲ پر چلیگی۔ سیدھی ہوڑہ جائیگی۔ اور اس گاڑی میں ڈیرہ دون کے لئے تھرڈ ڈبے ہونگے۔

(۲) ڈاؤن شملہ میل جسے ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو ۳۰-۲۱ پر لاہور سے روانہ ہونا چاہیئے۔ اپنے نئے اوقات کے مطابق ۰-۲۲ پر روانہ ہوگی۔ اور ۲۰-۶ پر کالکا پہنچے گی۔

دہلی۔ لاہور براستہ بھٹنڈا

(۳) یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو ۱۵۱ اپ پر بٹھنڈا اور بھٹنڈا کے درمیان کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۴) ۱۵۲ ڈاؤن پسنجر ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو ۲۲-۲۰ پر بھٹنڈا پہنچکر اپنے نئے اوقات کے مطابق دہلی جائیگی۔

لاہور۔ پشاور چھاؤنی

(۵) ۵ اپ بمبئی ایکسپریس یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو ۸-۰ پر امین آباد سے روانہ ہوکر آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی اور صرف انہی سٹیشنوں پر ٹھہریگی۔ جن پر اس کا ٹھہرنا نئے ٹائم ٹیبل میں بیان کیا گیا ہے۔

(۶) ۳۳ اپ ایکسپریس یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو لالہ موسیٰ سے ۰-۲ پر روانہ ہوکر آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔ اور صرف انہی سٹیشنوں پر ٹھہریگی۔ جن پر اس کا ٹھہرنا نئے ٹائم ٹیبل میں بیان کیا گیا ہے اور راولپنڈی پہنچکر ختم ہو جائے گی۔

(۷) ڈاؤن جو ۳۱ اگست کو ۴۵-۲۲ پر پشاور چھاؤنی سے روانہ ہوگی۔ ڈاؤن پسنجر کے مطابق چلیگی۔ اور سیدھی ہوڑہ جائیگی۔ اس پر ڈیرہ دون کے لئے تھرڈ ڈبے ہونگے۔

ماری انڈس۔ داؤد خیل۔ جنڈ۔ راولپنڈی کے درمیان

(۸) ۲۲۰ / ۲۲۱ / ۲۲۲ ڈاؤن ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو ماری انڈس سے اپنی سروس شروع کرے گی۔

کوہاٹ چھاؤنی اور راولپنڈی کے درمیان

(۹) ۲۲۵ / ۲۲۸ ڈاؤن جسے ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو ۴۰-۲۱ پر راولپنڈی سے روانہ ہونا چاہیئے۔ ۱۳-۲۳ پر روانہ ہوگی۔ اور آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔

(۱۰) ۲۱۹ / ۲۲۲ / ۲۱۹ اپ ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء کو ۳۲-۲۰ پر راولپنڈی سے اپنی سروس شروع کریگی۔

لدھیانہ۔ دھوری۔ جاکھل۔ حصار کے درمیان

(۱۱) ۴۰۸ ڈاؤن پسنجر ۳۱ اگست کو ۴۰-۲۳ پر جاکھل پہنچکر یکم ستمبر کو ۰-۴ پر روانہ ہوگی۔ اور آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔

نوٹ۔ یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح کو اس گاڑی سے جیلی۔ ہرا گوگا۔ اور گڑنی پر کوئی سروس نہ ہوگی۔

لودھراں۔ قصور۔ اور امرتسر کے درمیان

(۱۲) ۳۱۳ ڈاؤن یکم ستمبر ۱۹۳۱ء کو ۰-۱۰ پر ہیرا سنگھ پہنچکر اپنے موجودہ وقت کے مطابق سیدھی لودھراں جائیگی۔

(۱۳) ۳۲۵ اپ پسنجر جسے ۳۱ اگست کو ۲۰-۱۰ پر لودھراں سے روانہ ہونا چاہئے۔ ۴۵-۱۰ پر چلیگی۔ اور آگے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلیگی۔ (۱۴) ۳۲۹ اپ پسنجر جو ۳۱ اگست کو ۴۲-۲۳ پر بصیر پور سے روانہ ہوگی۔ اپنے موجودہ وقت کے مطابق قصور جائیگی۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ۔

(این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور)
(۱۳ اگست ۱۹۳۱ء)